باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

6/رمضان المبارک 1444ھ | مطابق 29/مارچ 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۸۰) | صفحات: (۸)

کاریگر
دی مینس ویئر
کرتا پائجامہ، سدری ٹوب، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

آر ایس ایس سے مسلم وفد کی ملاقاتیں بے سود، فرقہ پرست اب بھی آزاد

'مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر، تشدد اور قتل عام میں کوئی کمی نہیں آئی!' چھتیس گڑھ اور مہاراشٹرا میں نفرت انگیز مہم عروج پر

نئی دہلی: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) مسلم دانشوروں اور رہنماؤں کا وہ وفد مایوس ہے، جس نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سپریمو موہن بھاگوت سے ملاقات کی تھی، کیونکہ ہندو تنظیموں کی جانب سے کی جا رہی نفرت انگیز تقاریر پر مثبت کارروائی نہیں کی گئی۔ خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس کے مطابق 7 مارچ کے اجلاس کے بعد ایک خط میں مسلم افراد (دانشوروں اور رہنماؤں) نے کہا کہ نفرت انگیز تقاریر، قتل عام اور مسلمانوں کے خلاف تشدد کی وارداتوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ خط میں اقلیتی برادری کے خلاف چھتیس گڑھ اور مہاراشٹر میں ہندو تنظیموں کے مسلم مخالف مارچ کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ مسلم رہنماؤں نے آر ایس ایس کے سربراہ سے کہا کہ وہ اس معاملے پر بات کریں اور ریاستی حکومت سے خلاف نفرت پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کو کہیں۔ اس خط کو ایس وائی قریشی، نجیب جنگ، سعید شیروانی اور شاہد صدیقی نے تحریر کیا ہے۔ رپورٹ میں ذرائع کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا ہے جب مشہور مسلم شہریوں اور مذہبی تنظیموں نے مارچ میں دہلی کے سابق ایل جی نجیب جنگ کی رہائش گاہ پر آر ایس ایس لیڈروں سے ملاقات کی اور برادریوں کے درمیان ہم آہنگی کے مسئلہ پر بات چیت کی۔ مسلم فریق کھلے عام آر ایس ایس اور اس سے ملحقہ تنظیموں سے لنچنگ کے خلاف اپیل کے ساتھ ٹیلی ویژن چینلوں پر نفرت انگیز پروپیگنڈے کا خاتمہ چاہتا ہے۔ آر ایس ایس کی نمائندگی اندریش کمار، کرشن گوپال اور رام لال نے کی تھی۔ میٹنگ کے دوران آر ایس ایس نے گائے کے ذبیحہ اور ہندوستان میں اکثریت کے لیے لفظ 'کافر' کے استعمال کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ اس پر مسلم فریق نے اس معاملے پر گائے کو قومی جانور قرار دینے کا مشورہ دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اپنی برادری سے کہیں گے کہ وہ لفظ 'کافر' کا استعمال عوامی طور پر نہ کریں۔

'حکم کی تعمیل کروں گا'، سرکاری بنگلہ خالی کرنے کے نوٹس پر راہل گاندھی نے لوک سبھا سکریٹریٹ کو لکھا خط

نئی دہلی: 28/مارچ (عصر حاضر) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے 12 تغلق لین واقع اپنے سرکاری بنگلہ کو خالی کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔ 27 مارچ کو لوک سبھا ہاؤسنگ کمیٹی نے راہل گاندھی کو نوٹس جاری کر بنگلہ کو 22 اپریل تک خالی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس پر اب راہل گاندھی نے لوک سبھا سکریٹریٹ کو اپنا جواب بھیج دیا ہے۔ انھوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس گھر سے ان کی بہت ساری یادیں جڑی ہوئی ہیں، لیکن وہ اس حکم کی تعمیل کریں گے۔ راہل گاندھی نے خط لوک سبھا کے ڈپٹی سکریٹری کے نام لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ 12 تغلق لین میں رہتے ہوئے ان کی کئی ساریں یادیں ہیں اور بطور رکن پارلیمنٹ وہ اس بنگلے میں رہے، لیکن جو حکم اب ان کو دیا گیا ہے وہ اس پر عمل کریں گے۔ خط میں راہل گاندھی نے تذکرہ کیا ہے کہ لوک سبھا کے لیے چار بار منتخب رکن کی شکل میں یہاں گزارے گئے وقت کی اچھی یادیں ہیں، بنگلہ خالی کرنے کے لیے جاری نوٹس پر عمل کرنے کو وہ مجبور ہیں۔

REGD No,157/2022 Estd. 2022
عنایہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ
INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
H.No 30-95/1 Bharat Nagar, Old Safilguda, Moula Ali, Medchal-Malkajgiri, Dist. Hyderabad, 500040 T.S
رمضان المبارک کے موقع پر مستحق روزہ دار خاندانوں میں راشن تقسیم کا منصوبہ
اہل خیر حضرات حسب استطاعت
ایک پیاکیج ₹ 2,400
پانچ پیاکیج ₹ 12,000
دس پیاکیج ₹ 24,000
جس میں درج ذیل اشیاء شامل رہیں گی:
چاول 25 کلو، تیل 2 کلو، مسور کی دال 1 کلو، چنے کی دال 1 کلو، شکر 1 کلو، کھجور 1 کلو، بیسن 1 کلو، موٹا نمک 1 کلو، باریک نمک 1 کلو، ادرک لہسن آدھا کلو، لال مرچ پاوڈر آدھا کلو، املی آدھا کیلو، آچار پاؤ کلو، پتی پاؤ کلو، ہلدی 100 گرام
جملہ پندرہ اشیاء پر مشتمل ایک پیکیج کی قیمت 2400 روپیے طے کی گئی ہے۔
8790142362
BHIM UPI
نوٹ: جن لوگوں پر شرعاً فدیہ واجب ہے وہ لوگ بھی اپنے فدیہ کی رقم اس مد میں دے سکتے ہیں۔ تعاون کے لیے ان نمبرات پر رابطہ کریں ان شاء اللہ ہمارے نمائندے پہنچ جائیں گے۔
Account Name: INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
A/C.No.: 50200074793072 IFSC.CODE: HDFC0004095
BANK: HDFC BANK, BRANCH: MOULA ALI

گیان واپی معاملہ میں اسدالدین اویسی اور اکھلیش کو وارانسی کورٹ سے نوٹس جاری

وارانسی: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) وارانسی کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج انورادھا کشواہا کی عدالت نے ایک وکیل ہری شنکر پانڈے کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست میں جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا ہے، جس میں سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسدالدین اویسی اور دیگر کے خلاف ان کے مبینہ ریمارکس کے لیے مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ گیان واپی مسجد کے احاطے میں ملنے والا مبینہ 'شیولنگ ملا اور زائرین کے ذریعہ اس کے وضو خانہ کو گندا کرنے کا الزام ہے۔ ہری شنکر پانڈے نے کہا کہ ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ اجول اپادھیائے کی عدالت کی طرف سے 15 فروری کو میری درخواست خارج کرنے کے بعد میں نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ نظر ثانی کی درخواست ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے اے ڈی جے نویں کی عدالت میں منتقل کر دی گئی۔ عدالت نے نظر ثانی درخواست کی سماعت کا عمل شروع کرتے ہوئے تمام فریقین کو نوٹس جاری کر دیے۔ عدالت نے اگلی سماعت کے لیے 14 اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ واضح رہے کہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی نے گیان واپی مسجد کے فیصلے کو عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ بابری مسجد تنازعہ میں دیے گئے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بھی خلاف ہے۔ بتا دیں کہ ایکٹ کے مطابق کوئی شخص کسی مذہبی فرقے یا اس کے کسی بھی طبقے کی عبادت گاہ کو کسی مخصوص فرقے کی عبادت گاہ میں تبدیل نہیں کرے گا۔

Education is the movement from Darkness to Light
OSM JUNIOR & DEGREE COLLEGE
Affiliated to TSBIE & OU
CRASH COURSE - 2023
NEET / EAMCET / JEE
BATCHES WILL BE COMMENCING
FROM 03-04-2023
ADMISSIONS ARE OPEN
SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS

اندرون تین ماہ حج کمیٹی آف انڈیا کی تشکیل دیں، مرکز کو سپریم کورٹ کی ہدایت

تین سال سے حج کمیٹی نہ ہونے کے سبب حجاج کو سخت دشواریوں کا سامنا ہے: نوشاد اعظمی

نئی دہلی: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) عدالت عظمیٰ نے گزشتہ روز حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر حافظ نوشاد احمد اعظمی کی مفاد عامہ کی عرضی پر فیصلہ سناتے ہوئے حکم دیا کہ تین مہینہ کے اندر سیکشن 3 اور 4 کے تحت مرکزی حکومت حج کمیٹی آف انڈیا کی تشکیل کرے۔ یہ اطلاع یہاں جاری ایک پریس ریلیز میں دی گئی ہے۔ ریلیز کے مطابق یہ فیصلہ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس بمادی گھنٹم جسٹس نرسمہا، جسٹس جی بی پاردی والا کی چار رکنی بنچ نے کیا۔ یہ سماعت چیف جسٹس کی سربراہی میں ہوئی۔ سماعت میں بحث کرتے ہوئے نوشاد احمد اعظمی کے وکیل سنجے آر ہیگڑے اور طلحہ عبدالرحمان نے بحث کرتے ہوئے عدالت سے کہا کہ تین سال سے حج کمیٹی آف انڈیا نہیں ہے جس سے حاجیوں کو سخت پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مرکزی حکومت ملک کے عازمین حج کے من مانے فیصلے تھوپ رہی ہے۔ فریقین کی بحث سننے کے بعد عدالت عظمیٰ نے مرکزی حکومت کو تین ماہ کے اندر سیکشن 3 اور 4 کے تحت کمیٹی بنانے کے لیے فیصلہ سنا دیا اسی کے ساتھ ہی اس مفاد عامہ کی عرضی کا معاملہ فی الحال ختم کر دیا۔ اعظمی نے اس فیصلہ پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے رفقا جو ہمارے ساتھ کسی نہ کسی طرح شریک رہے یہ ان کی کامیابی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے وکلا قابل مبارک باد ہیں جنھوں نے دس مرتبہ اس معاملہ کی سماعت کروائی اور کم سے کم 8 بار نمبر نہ آنے کی وجہ سے سماعت نہیں ہوئی بہر کیف دو برس میں ہمیں انصاف اور حق کی فتح ہوئی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت کے ذمہ دار محترمہ وزیر اسمرتی ایرانی صاحبہ اور ذمہ دار افسران عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے حج ایکٹ 2002 کے تحت پوری شفافیت کے ساتھ حج کمیٹی آف انڈیا کی تشکیل کریں گے۔ واضح رہے کہ جون 2020 سے حج کمیٹی آف انڈیا نہیں وجود میں نہیں تھی اکتوبر 2021 میں مسٹر اعظمی نے یہ عرضی داخل کی تھی اور اس کی یہ دسویں مرتبہ سماعت ہوئی ہے 9 سماعت جسٹس عبدالنظیر کی سربراہی والی بینچ نے کیا تھا۔ اس معاملے میں 28 ریاستوں اور مرکز کو پارٹی بنایا گیا تھا۔

مودی حکومت کے خلاف 18 اپوزیشن پارٹیاں متحد

نئی دہلی، 27 مارچ (ذرائع) 18 اپوزیشن پارٹیوں کے قائدین نے آج یہاں کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے کی رہائش گاہ پر میٹنگ کی، جس میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو لوک سبھا کی رکنیت ختم ہونے کے بعد انہیں بطور رکن پارلیمنٹ الاٹ بنگلہ خالی کرنے کے لئے بھیجے گئے نوٹس کے پیش نظر تبادلہ خیال کیا اور تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے جمہوریت کو بچانے کے لیے یکجہتی کا اظہار کیا۔ میٹنگ کے بعد کانگریس لیڈر پرمود تیواری اور گورو گوگوئی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ تمام پارٹیوں کے لیڈروں نے ملک میں جمہوریت کو بچانے اور ملک کی معاشی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں خوف و ہراس کی فضاء کے خلاف تمام جماعتیں متفق ہیں۔ میٹنگ میں جن پارٹیوں نے حصہ لیا ان میں ڈی ایم کے، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، جنتا دل یو، مارکسی کمیونسٹ پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا، ترنمول کانگریس، آر ایس پی راشٹریہ جنتا دل، جھارکھنڈ مکتی مورچہ، نیشنل کانفرنس، سماج وادی پارٹی، ایم ڈی ایم کے کے علاوہ شامل تھے۔ کانگریس سے آئی یو ایم ایل سمیت 18 جماعتوں نے حصہ لیا۔ بنگلہ خالی کرنے کے لیے مسٹر راہل گاندھی کو بھیجے گئے نوٹس کے معاملے پر مسٹر تیواری نے کہا کہ ابھی تک نوٹس نہیں ملا ہے۔ اس دوران کانگریس نے کل ملک کے تمام بڑے شہروں میں حکومت کے خلاف پریس کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اومیش پال اغوا معاملہ میں عتیق احمد سمیت 3 افراد قصوروار قرار، 7 ملزمان بری

الہ آباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) اومیش پال اغوا کیس میں الہ آباد (پریاگ راج) کی ایم پی-ایم ایل اے عدالت نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے زور آور لیڈر عتیق احمد کو قصوروار قرار دیا ہے۔ عدالت نے عتیق احمد کے علاوہ دنیش پاسی اور خان حنیف کو بھی قصوروار قرار دیا ہے۔ عدالت آج ہی اس معاملہ میں سزا کا بھی اعلان کرے گی۔ تاہم، عدالت کی جانب سے اس کے بھائی اشرف سمیت دیگر 7 ملزمان کو بری کر دیا۔ فیصلہ سنائے جانے کے بعد عتیق احمد اور اس کا بھائی اشرف عدالت میں موجود تھے۔ عتیق اور اشرف کی پیشی کے پیش نظر عدالت اور جیل کے باہر سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ دونوں بھائیوں کو پیر کو دو مختلف جیلوں سے پریاگ راج لایا گیا تھا۔ اومیش پال اغوا کیس 17 سال پرانا ہے، جس میں عتیق احمد مرکزی ملزم ہیں۔ اومیش پال نے اس وقت الزام لگایا تھا کہ 28 فروری 2006 کو عتیق احمد نے انہیں اغوا کرایا تھا۔ ان کا الزام تھا کہ ان پر حملہ کیا گیا اور جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی، کیونکہ وہ راجو پال قتل کیس کا واحد گواہ تھے۔

فرمانِ الٰہی

اور جب تم نے کہا تھا اے موسیٰ ہم اس وقت تک ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے جب تک اللہ کو ہم خود کھلی آنکھوں نہ دیکھ لیں" نتیجہ یہ ہوا کہ کڑکے نے تمہیں اس طرح آپکڑا کہ تم دیکھتے رہ گئے پھر ہم نے تمہیں تمہارے مرنے کے بعد دوسری زندگی دی تاکہ تم شکر گزار بنو۔

(سورۃ البقرہ: ۵۵۔۵۶)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

بہ تاریخ 6/رمضان المبارک 1444ھ
بہ مطابق 29/مارچ 2023ء بہ روزِ چہارشنبہ

یہ اوقات صرف شہر حیدرآباد دکن و اطراف کے لیے ہیں Hyderabad

نماز	ابتدا	انتہا
فجر	5:13	6:08
ظہر	12:31	4:41
عصر	4:42	6:29
مغرب	6:34	7:41
عشاء	7:42	4:50
اشراق	6:28	
زوال	12:21	

SAHER سحر 4:51

IFTAR افطار 06:34

نوٹ: احتیاط یہ ہے کہ مذکورہ وقت پر ہی سحر ختم کردیں البتہ اس میں مزید دس منٹ کی گنجائش ہے اگر دس منٹ بعد بھی کھاتا رہے تو روزہ نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے گا) وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہوسکتی....

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ جنوبی ہند کا قدیم ترین اقامتی، دینی و دعوتی ادارہ

رمضان میں خصوصی تعاون کے لیے نائب مہتمم جامعہ مولانا ابرار الحسن رحمانی قاسمی کی اپیل

حیدرآباد: 27/مارچ (پریس نوٹ) نائب مہتمم جامعہ نے اپنی اپیل میں کہا کہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ، تالاب کٹہ، رنگیلی کھڑکی، یاقوت پورہ، حیدرآباد، شہر کا قدیم ترین ادارہ ہے اور اپنی خدمات کے سبب جنوبی ہند کا معروف ادارہ اور علاقہ کا مادرِ علمی تصور کیا جاتا ہے، یہ ادارہ گذشتہ پانچ دہوں سے ملت کو قابل، باصلاحیت دینی اور اسلامی رہنما افراد، علماء، حفاظ اور مفتیان کرام فراہم کرتا آرہا ہے، جامعہ سے تعلیم پانے والے کئی علماء اور مفتیان کرام شہر حیدرآباد، اضلاع آندھرا پردیش؛ دیگر ریاستوں اور بیرون ملک نمایاں دینی و دعوتی خدمات میں مصروف ہیں، فی الحال جامعہ میں 1200 کے قریب طلبا و طالبات استفادہ کررہے ہیں جبکہ 350 طلبا دارالاقامہ میں قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ اقامت پذیر ہیں، جامعہ کا عملہ 105 /نفوس پر مشتمل ہے، استفادہ کرنیوالے طلبا کی بڑی تعداد کی کفالت اور ان کے کھانے، رہنے کا نظم جامعہ ہی کرتا ہے، جامعہ کے اخرجات (علاوہ تعمیرات) ڈھائی کروڑ سے متجاوز ہیں، جامعہ کے تحت ایک شفاخانہ بھی ہے جس سے غریب عوام کی ایک بڑی تعداد استفادہ کرتی ہے؛ نیز جامعہ کی وسیع وعریض مسجد بھی طلبہ کی کثرت کی بناء پر ناکافی ہورہی ہے؛ دوسرے فلور کی تعمیر چل رہی ہے، دارالاقامہ (ہاسٹل) کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے؛ آئے دن کی روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ہوشربا گرانی کی وجہ سے جامعہ کے اخراجات بڑھتے ہی جارہے ہیں اور گذشتہ سالوں میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے جامعہ کا مالیہ بہت زیادہ متاثر ہوا، بڑی دشواریوں اور پریشانیوں کے ساتھ ادارہ چلایا گیا اور جامعہ مقروض بھی ہوگیا۔ رمضان المبارک کے اس مبارک ومسعود مہینے میں اصحابِ خیر سے تعاون کی خواہش کی جاتی ہے۔ مدرسہ کا پتہ ہے: جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ، تالاب کٹہ، میر جملہ، یاقوت پورہ، حیدرآباد۔ برائے آن لائن ٹرانسفر، چیک، ڈرافٹ بینک کی مکمل تفصیل: A/c,DARULULOOM RAHMANIA: 91701 41550 00593, IFSC: UTIB0001458 Axix Bank, Siddiamber Bazar Branch, فون نمبرات 24564646, 9550097863,9849022015

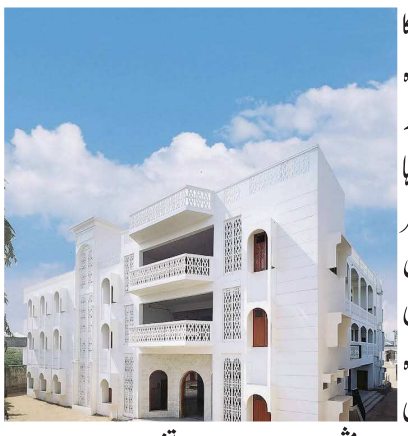

ادارہ اشرف العلوم ٹرسٹ حیدرآباد
IDARA ASHRAFUL ULOOM TRUST
حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہ ناظم ادارہ وصدر ٹرسٹ

ریاست تلنگانہ کا ایک مشہور اور قابل اعتماد ادارہ ہے جو گزشتہ ۳۸/سال سے ملت کی دینی، علمی، عملی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور ملک کی بڑی درسگاہوں میں ایک نمایاں مقام حاصل کرچکا ہے۔

تعلیمی شعبہ جات: حفظ وناظرہ، شعبہ عالمیت مکمل، شعبہ افتاء، شعبہ عالمیت مع گریجویشن، شعبہ تصحیح، شعبہ عصری علوم، شعبہ نشر واشاعت، شعبہ دیہی مکاتب

سن قیام: 1985 ۱۴۰۵ | کل تعداد طلبہ: 1262
تعداد اساتذہ وعملہ: 133 | سالانہ خرچ 2 کروڑ روپئے سے زائد

1219 حفاظ، 229 علماء، 218 مفتیان، 731 مدرسین، 846 فارغین عالمیت، 80 علماء مع گریجویشن

اس ادارہ نے اپنے قیام کے 38 سالہ دور میں ملت کو فراہم کئے ہیں

آنجناب سے اپیل ہے کہ اسلامی تعلیم وتہذیب کی حفاظت واشاعت کی نیت سے اپنی دعاؤں کے ساتھ ساتھ

زکوٰۃ صدقات عطیات اور فطرہ سے تعاون فرمائیں

17-1-391/2/79/A, Khaja Bagh, Sayeedabad, Hyd-59 Telangana. India
16-2-139/11, Akbar Bagh, Malakpet, Hyd-36 Telangana, India
IDARA ASHRAFUL ULOOM TRUST
Cell: 9848623931, 9848202899, 040-24070681
A/c No. 862720110000449
Bank of India,
IFSC : BKID0008627
17.354122, 78.516948 www.iauth.in
اپنے دوست احباب کو شیر کیجئے تاکہ آپ بھی ثواب حاصل کرسکیں۔

کرناٹک میں مسلم تحفظات کی منسوخی، بی جے پی کی انتخابی سیاست، کل ہند مجلس تعمیر ملت کا اظہار مذمت

حیدرآباد۔ 27/مارچ (پریس نوٹ) صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت جناب محمد صہاؔ الدین نیئر نے 24 مارچ کو کرناٹک کے مسلمانوں کے لئے سیاہ دن قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلم تحفظات کی برخواستگی سے بی جے پی حکومت مسلم دشمنی عیاں ہوگئی اور کہا کہ 4 فیصد مسلم تحفظات کی منسوخی کیلئے کابینہ کی منظوری کے باوجود نام نہاد مسلم سیاستدانوں کی خاموشی بھی معنی خیز ہے۔ کرناٹک میں 4 فیصد مسلم تحفظات کے ذریعہ ملازمت کے جو مواقع تھے اب وہ بھی ختم کردیئے گئے جس کے باعث سرکاری ملازمتوں کے تعلق سے مسلمانوں نے جو امیدیں وابستہ کی تھیں اس پر بھی پانی پھر گیا اور کہا کہ سیکولرازم کا دعوی کرنے والی سیاسی جماعتوں کانگریس اور جنتا دل کی خاموشی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو تحفظات کی فراہمی میں سنجیدہ نہیں ہیں کیوں کہ کابینہ کے اہم فیصلہ کے باوجود کوئی احتجاجی لائحہ عمل مرتب نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے تعلق سے یہ سیاسی جماعتیں بھی ہمدرد نہیں ہیں اور صرف انتخابات میں مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے تحفظات کی فراہمی کا راگ الاپتے ہیں۔ اب جب کہ ریاست میں انتخابی سرگرمیوں کا آغاز ہوچکا ہے اور رمضان کے مہینہ میں مسلم تحفظات کی منسوخی سے مسلمانوں میں مزید بے چینی پائی جارہی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کا 4 فیصد تحفظات کی فراہمی کے ساتھ ہندو لنگایت اور دیگر طبقات کو جو تحفظات دیئے جارہے تھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا لیکن مسلم تحفظات کو ختم کرکے ان طبقات کو دیئے جانے والے تحفظات میں اضافہ باعث تشویش ہے جس سے بی جے پی انتخابی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ صدر تعمیر ملت نے کہا کہ مسلمانوں کی پسماندگی کے پیش نظر 1995 میں دیوے گوڑہ حکومت نے مسلم تحفظات فراہم کئے تھے اور تب سے ہی یہ قانون بھی نافذ تھا لیکن بی جے پی نے اس قانون کو یکلخت ختم کرکے مسلم تحفظات کو منسوخ کردیا۔ انہوں نے بی جے پی کے متعصبانہ رویہ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کرناٹک میں اس طرح مسلمانوں پر ظلم پہلی بار نہیں ہوا ہے۔ بی جے پی اقتدار میں آنے کے بعد حجاب، حلال، اُردو، جھٹکا کٹ، کاروبار کا بائیکاٹ، اذان وغیرہ کے نام پر مسلمانوں کو ستایا جارہا ہے اور اب تحفظات کی منسوخی سے مسلمانوں کی تشویش میں مزید اضافہ ہوگیا جب کہ سرکاری کمیشنوں نے ریاستی وقومی سطح پر مسلمانوں کی پسماندگی کا جائزہ لیتے ہوئے مسلم تحفظات کی فراہمی سفارش کی ہے اس کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی اور دیگر برادریوں وطبقات کو تحفظات کی فراہمی کی سیاست پر عمل کیا جارہا ہے۔ ایسا معلوم ہورہا ہے اب مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے سیکولر جماعتیں منہ میں رام اور بغل میں چھری کی طرح ہیں جس کے باعث مسلمانوں کا سیاسی وجود خطرہ میں ہے۔

شعبہ خواتین جماعت اسلامی یاقوت پورہ کی جانب سے مختلف مقامات پر نمازِ تراویح کا اہتمام

حیدرآباد: 28/مارچ (پریس نوٹ) محترمہ شیما نظیر صاحبہ، ناظمہ شعبہ خواتین جماعت اسلامی ہند یاقوت پورہ کی اطلاع کے بموجب ہر سال کی طرح اس سال بھی یاقوت پورہ کے مختلف مقامات پر خواتین وطالبات کے لیے سماعت قرآن ونمازِ تراویح کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ جس کا آغاز یکم رمضان المبارک سے ہوچکا ہے۔ صبح نو 9 بجے سے رحیم پلازا فنکشن ہال رین بازار، آمنہ فنکشن ہال نئی روڈ سنتوش نگر، ایم۔جے۔ فنکشن ہال مادنا پیٹ، ریاست نگر نزد مسجد صفہ، جناب بشیر احمد صاحب کے مکان سنتوش نگر حسن آباد، صبح ساڑھے نو 9:30 بجے سے مسعودہ فنکشن ہال معین باغ پر اور صبح دس بجے 10:00 سے پھسل بنڈہ نزد میگنفک اسکول، مادنا پیٹ نزد مسجد ابراھیمؑ، رین بازار ال تزین اسکول، سنتوش نگر نزد صوفی کلینک، گارڈن اپارٹمنٹ سنتوش نگر، الزبید ریزیڈنسی سنتوش نگر کالونی، تالاب کٹہ نزد ڈیزلنگ اسکول، سلطان شاہی نزد تالاب کٹہ، باغ جہاں آراء نزد جامع مسجد، امان نگر، دبیر پورہ نزد کملی شاہ درگاہ، سماعت قرآن کا آغاز ہوگا۔ ان مقامات پر سماعت قرآن میں حفاظ خواتین وعالمات روزآنہ دو پارے قرآن مجید معہ ترجمہ ومختصر تفسیر سنانے کی سعادت حاصل کررہی ہیں۔ اس کے علاوہ حسن آباد، سنتوش نگر نزد صوفی کلینک، پھسل بنڈہ نزد چوراہا، مسعودہ فنکشن ہال معین باغ، مادنا پیٹ نزد مسجد ابراھیمؑ اور گارڈن اپارٹمنٹ سنتوش نگر کالونی پر نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں ہر چار رکعت سے قبل مختصر خلاصہ قرآن بھی سنایا جارہا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے فون نمبرات 7842546248، 7396072555 پر ربط کیا جاسکتا ہے۔

روزہ صحت جسمانی کے لیے مفید فریضہ: محمد نعیم الدین

حیدرآباد 28/مارچ (راست) رسول اللہ فرماتے ہیں اگر روزہ رکھوگے تو تندرست رہوگے۔ (حدیث) اللہ تعالیٰ نے انسانی مشین کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور انسانی مشین کو صحتمند رکھنے کیلئے رسول اللہ کے ذریعہ اصول وضوابط عملی طریقہ طہارت، وضو، نماز، روزہ، روزمرہ کے اعمال کیلئے مقرر فرمایا ہے تاکہ مشین صحیح چلے اور صحت بنی رہے۔ انسانی جسم کی ظاہری صورت تو بہت خوب ہے اندرونی نظام ہاضمی نظام تنفسی نظام گردہ، جگر، دل کا نظام، دماغی نظام وغیرہ بہت نازک اور پیچیدہ بنایا گیا ہے۔ 11 ماہ خوب کھانے پینے سے اور بری عادتوں سے شراب، زنا، فحاشی، گٹکھا، سگریٹ، بیڑی سے اندرونی نظام بگڑ جاتا ہے۔ روزوں کے ذریعہ بھوکا رہنا دن تمام۔ رات تراویح اور سحر سے انسان کو جسمانی و روحانی تازگی آجاتی ہے گویا اس کے جسم کی اندرونی اعضاء کی سرویسنگ ہوجاتی ہے۔ غذائیں جسم کے نشونما کیلئے پروٹین، کاربوہائیڈریٹ، شوگر بناتے ہیں اور خون بنتا ہے۔ اور جسم کو سارا دن اور ساری رات حرکت پیدا کرتے ہیں۔ ایک روزہ دس دن کی صحت دے سکتا ہے۔ 30 روزے 300 دن اور شوال کے 6 روزے گویا ایک سال تک اس سے صحت بنتی ہے۔ یہ تو جسم کیلئے ہے اور اجر وثواب تو بہت ہے جس سے جنت کا دروازہ باب ریان جو صرف روزہ دار کیلئے کھولا جاتا ہے۔ روزہ فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی ہے۔ بیماری میں بعد میں رکھے) عاقل، بالغ روزہ رکھے۔ جسم میں تیزی آجاتی ہے۔ روزے سے یہ بھی فائدہ ہے البتہ روزہ کے دنوں میں خوب کھانا چٹخارے مسالہ دار، بریانی، پلاؤ کا زیادہ استعمال نہ کریں۔ کھجور ہی لکڑی، تربوز وغیرہ کثرت کا استعمال کریں۔

رمضان میں مستحق خاندانوں میں راشن کٹس کی تقسیم

نئی دہلی 28 مارچ (پریس نوٹ) جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ ملک وملت اور قوم کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں رہتی ہے۔ مظلوموں، بے سہارا، غریبوں اور مسکینوں کی داد رسی اور مدد کے لیے ہمیشہ کمربستہ رہتی ہے۔ اسی نہج پر عمل پیرا رہتے ہوئے جمعیۃ علماء صوبہ دہلی بھی خدمت خلق کو اپنے لیے سعادت سمجھتی ہے اور ہر موقع پر بلاتفریق مذہب ومسلک پریشان حال لوگوں کی مسلسل مدد کرتی رہتی ہے۔ بطور خاص رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے میں مولانا سید ارشد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند کی خصوصی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی جانب سے آج مفتی عبدالرازق مظاہری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی سربراہی میں دہلی کے شرم وہار میں روہنگیائی پناہ گزینوں میں رمضان کٹس تقسیم کی گئیں جس میں تمام طرح کا راشن اور افطاری وسحری کے لئے کھجور وسویاں وغیرہ شامل ہیں اس موقع پر مفتی عبد الرازق کے علاوہ قاری محمد صادق، مولانا محمد راشد، قاری عبدالمنان، مولانا محمد احمد، حافظ محمد علیا و محمد اسامہ وغیرہ شریک رہے۔

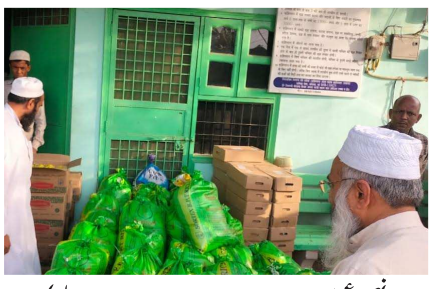

غیر موسمی بارش کے بعد شہر حیدرآباد میں گرمی کی دستک! درجہ حرارت میں اضافہ

ریاست بھر میں درجہ حرارت 45 ڈگری تک پہنچنے کا امکان، سحری میں پانی سے بھرپور غذاؤں کے استعمال کا مشورہ

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) حیدرآباد کی جانب سے یلو الرٹ جاری کرنے کے بعد حیدرآباد موسم گرما کی گرمی کے لیے تیار ہے کیونکہ اس ہفتے شہر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک بڑھنے کا امکان ہے۔ تلنگانہ کے کچھ اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے۔ ان اضلاع میں عادل آباد، جگتیال، کومارم بھیم، منچیریال، نرمل، اور راجنا سرسلہ شامل ہیں۔ حال ہی میں، شہر حیدرآباد میں زبردست بارش ہوئی، جس سے شہریوں کو بہت زیادہ راحت ملی جو گرمی کی شدت سے بے چین تھے۔ حیدرآباد کے تمام چھ زونوں یعنی چارمینار، خیریت آباد، کوکٹ پلی، ایل بی نگر، سکندرآباد اور سیری لنگم پلی میں شام یا رات تک بارش ہوئی۔ اب، آئی ایم ڈی نے 31 مارچ تک یلو الرٹ جاری کیا ہے کیونکہ حیدرآباد میں درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک پہنچ سکتا ہے۔ تلنگانہ اسٹیٹ ڈیولپمنٹ پلاننگ سوسائٹی (ٹی ایس ڈی پی ایس) نے بھی پیشن گوئی کی ہے کہ ریاست میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 تا 40 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ حیدرآباد میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت

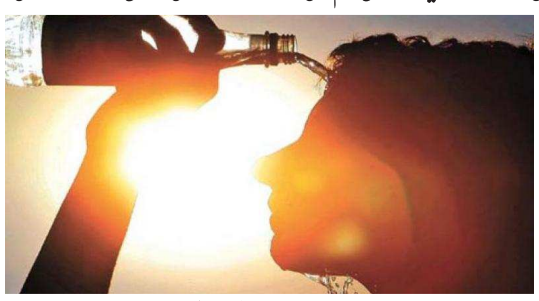

34 ڈگری سیلسیس سے 37 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ کم سے کم درجہ حرارت 22 ڈگری سیلسیس سے 24 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ آئی ایم ڈی حیدرآباد اور ٹی ایس ڈی پی ایس دونوں کے ذریعہ کی گئی پیش گوئی کے پیش نظر، رہائشیوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں اور اس کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔ رمضان المبارک میں گرمی کی شدت میں اضافے کے ساتھ سحری کے دوران وافر مقدار میں پانی پینا ضروری ہے۔ مختلف مطالعات کے مطابق، کم از کم 60 اونس یا تقریباً 2 لیٹر پانی ایک شخص کو روزے کے دوران پورے دن ہائیڈریٹ رکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ سحری کے اختتام پر دہی کھانا سائنسی طور پر درست اور فائدہ مند ہے کیونکہ یہ معدے کو سکون بخشتا ہے اور تیزابیت سے بچاتا ہے اور بالآخر پانی کی کمی سے بچاتا ہے۔ ہائیڈریٹ ہونے کے لیے کھانے میں مصالحے، نمک اور چینی کو کم رکھیں اور سحری کے کھانے میں پانی سے بھرپور غذائیں جیسے کھیرا، ٹماٹر کا سلاد، اور رس دار پھل جیسے تربوز، نارنگی، کیوی وغیرہ شامل کریں۔ اس کے علاوہ ہلکے رنگ کے سوتی کپڑے پہننے سے بھی گرمی سے نمٹنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پرچہ لیک معاملے میں طلباء یونینز کا احتجاج جاری
وزیر اعلیٰ کے سی آر سے استعفیٰ کا مطالبہ

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) ٹی ایس پی ایس سی کے سوالیہ پرچہ افشاء ہونے کے معاملے نے ریاست بھر میں کافی سنسنی پیدا کر دی ہے۔ اس معاملے کی وجہ سے لاکھوں نوکریوں کے متلاشیوں کی زندگی سوالیہ نشان بن گئی ہے۔ ملازمت کے خواہشمندوں کی زندگیاں جنہوں نے محنت سے پڑھا اور امتحانات لکھے تھے۔ ایک طرف سوالیہ پرچہ لیک ہونے کا سلسلہ، دوسری طرف کئی امتحانات کینسل ہونے سے ان کے سامنے کئی طرح کے چیلنج کھڑے ہو گئے۔ دوسری طرف، ایس آئی ٹی نے ٹی ایس پی ایس سی کے سوالیہ پرچے کے لیک ہونے کے معاملے میں اپنی تحقیقات کو تیز کر دیا ہے۔ مرکزی ملزم کے ساتھ اس تنظیم میں گروپ-1 پریلم لکھنے والے کئی ملازمین کو گرفتار کر کے پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ اس تفتیش میں پریشان کن باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ ایس آئی ٹی کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ کئی سوالیہ پرچے ہاتھ بدل چکے ہیں۔ اس پس منظر میں اپوزیشن جماعتیں حکمراں جماعت سے ناراض ہیں۔ خاص طور پر پیپر لیک ہونے کی وجہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ کی کوتاہی بتائی جاتی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ وزیر کے ٹی آر ذمہ داری قبول کریں اور عہدہ سے استعفیٰ دیں۔ دوسری طرف طلبہ یونینیں منقسم ہیں۔ حال ہی میں اے بی وی پی کے کارکنوں نے حیدرآباد میں منسٹر کے کوارٹرس کا محاصرہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ لیکیج کے واقعہ پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پرچہ لیک ہونے کی ذمہ داری لیتے ہوئے سی ایم کے سی آر سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے اے بی وی پی کارکنوں کو روکا اور گوشا محل پی ایس منتقل کیا۔

کچی باؤلی میں آوارہ کتے کے حملہ کا ایک اور واقعہ

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں آوارہ کتے دندناتے پھر رہے ہیں۔ جی ایچ ایم سی حکام کی جانب سے کتوں کے حملوں کے خلاف خواہ کتنی ہی کارروائی کی جائے، آئے روز واقعات کوئی کم نہیں ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں شہر کے کچی باؤلی علاقے کے خواجہ گوڑہ میں سی سی ٹی وی میں ریکارڈ ہونے والے مناظر کے ذریعے ایک واقعہ سامنے آیا۔ فی الحال یہ مناظر سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ہیں۔ خواجہ گوڑہ میں تین لڑکیاں ایک دکان میں جا رہی تھیں ایک کتے نے ان کا پیچھا کیا۔ یہ لڑکیاں خاموش اپنے راستے پر چل رہی تھیں۔ اچانک ایک کتا ان کے سامنے دوڑتا ہوا آیا اور ایک لڑکی پر حملہ کر کے اس کی ٹانگ پکڑ لی۔ لڑکی نے کتے کو چھڑانے کی بہت کوشش کی۔ قریب ہی موجود ایک اور لڑکی کے ڈرانے پر کتا بھاگ گیا۔ اس طرح کے واقعات اب معمول بن چکے ہیں

شمس آباد میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف انہدامی کارروائی

50/ایکڑ سرکاری اراضی پر عارضی شیڈوں کو مسمار کر دیا گیا: ایچ ایم ڈی اے

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میٹرو پولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے منگل کے روز شمس آباد میں 50 ایکڑ کے رقبے پر پھیلی سرکاری اراضی پر غیر قانونی طور پر کھڑی کی گئی بڑی تعداد میں عارضی ڈھانچوں کو منہدم کر دیا۔ ایچ ایم ڈی اے کے سینئر عہدیداروں نے بتایا کہ کچھ نامعلوم افراد نے شمس آباد میں عارضی تعمیرات کے ذریعہ سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ ایچ ایم ڈی اے نے سائبر آباد پولیس کی مدد لی اور بھاری مشینری (جے سی بی) لگا کر تمام تجاوزات کو مسمار کر دیا۔ "تجاوزات ہٹانے کے لیے آپریشن، جو شمس آباد میں پھیل گئی تھی، منگل کی صبح 3 بجے سے صبح 8 بجے کے درمیان کیا گیا۔ ہم تمام عارضی تعمیرات کو گرانے میں کامیاب رہے اور 50 ایکڑ سرکاری اراضی کو تجاوزات سے بچایا گیا۔

شہر حیدرآباد میں آتشزدگی کے متعدد واقعات کے بعد نئے فائر سیفٹی اصول وضع

تمام تجارتی اداروں کے لیے این او سی کے علاوہ فائر سیفٹی سرٹیفکیٹ اور حفاظتی آلات کی تنصیب لازمی قرار

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں تجارتی اداروں میں فائر سیفٹی کو بڑھانے کے لیے، جی ایچ ایم سی کے ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ ویجیلنس اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ (ای وی اینڈ ڈی ایم) نے تمام تجارتی اداروں کے لیے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ فائر مٹیگیشن/سیفٹی سرٹیفکیٹ، فائر سیفٹی کے آلات کے علاوہ کوئی (این او سی) نو آبجیکشنس سرٹیفکیٹ بھی رکھیں۔ ای وی اینڈ ڈی ایم کے ڈائرکٹر این پرکاش ریڈی نے تلنگانہ ٹوڈے کو بتایا، "اگر فائر سیفٹی کا سامان موجود نہیں ہے اور سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کیا گیا ہے، تو ان کے تجارتی لائسنس کی تجدید نہیں کی جائے گی۔" قبل ازیں، 15 میٹر سے زیادہ اونچائی والے تجارتی اداروں کو تلنگانہ اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس اینڈ فائر سروسس سے محض ایک نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرنا ہوتا تھا جبکہ 15 میٹر سے کم اونچائی والے اداروں کو جی ایچ ایم سی سے کلیئرنس لینا پڑتا تھا۔ تاہم، نئے اصول وضع کیے جانے کے ساتھ، این او سی کے لیے درخواست دینے کے علاوہ، تمام تجارتی اداروں کو لازمی طور پر فائر مٹیگیشن/سیفٹی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا چاہیے، قطع نظر ان کے چبوترے کے علاقے اور منزلوں کی تعداد۔ مزید برآں، نئے فائر ریگولیشنز کے مطابق، تمام تجارتی اداروں میں ہر 100 مربع میٹر پلنتھ ایریا میں دو آگ بجھانے والے آلات اور دو دھوئیں کا پتہ لگانے والے ہونے چاہئیں۔ اگر اسٹیبلشمنٹ 200 مربع میٹر پر پھیلی ہوئی ہے تو اس میں چار آگ بجھانے والے آلات اور چار دھوئیں کا پتہ لگانے والے آلات ہونے چاہئیں اور آلات کو پلنتھ ایریا کے مطابق بڑھانا چاہیے۔ فائر مٹیگیشن/سیفٹی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے تجارتی اداروں کو فہرست میں شامل ایجنسیوں کے ساتھ آن لائن درخواست دینا ہوگی اور جی ایچ ایم سی نے تمام تاجروں سے تعاون کرنے اور اس موقع کا فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔

شاپنگ مال میں پارکنگ فیس وصول کرنے 50 ہزار جرمانہ

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) شاپنگ مالز میں غیر قانونی طور پر پارکنگ فیس وصول کرنے پر جی ایچ ایم سی نے کوکٹ پلی مانجیر امال کو جرمانہ عائد کیا۔ مال میں غیر قانونی طور پر پارکنگ چارجز وصول کرنے پر 50 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ ایک متاثرہ نے سینٹرل انفورسمنٹ سیل ایپ کے ذریعے شکایت کی کہ مانجیر امال میں غیر قانونی طور پر پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے ساتھ ہی اس نے مانجیر امال میں پارکنگ کے لیے دی گئی رسید بھی اپ لوڈ کی۔ سی ای سی ایپ نے تصدیق کی ہے کہ مال انتظامیہ پارکنگ فیس وصول کر رہی ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ ویجیلنس اور انفورسمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے شاپنگ کامپلیکس کو 50 ہزار جرمانہ عائد کیا گیا۔

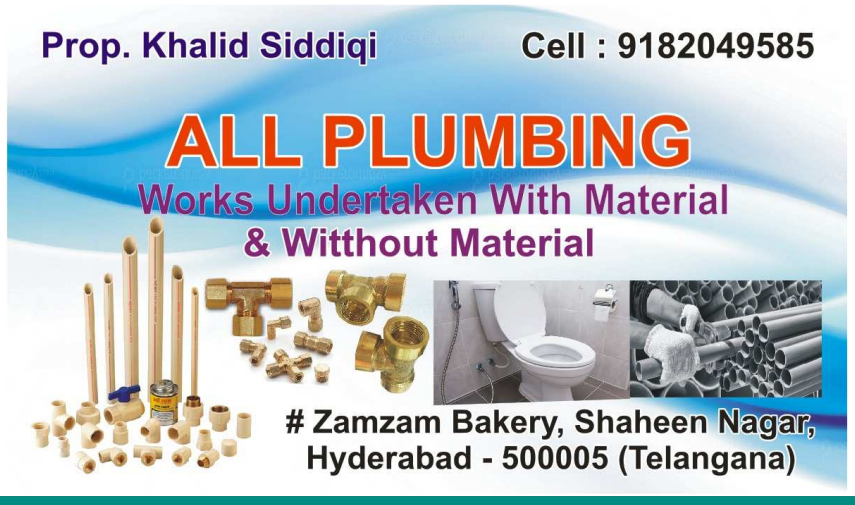

موبائل فونوں کی جانچ سے قبل ای ڈی کا ایم ایل سی کویتا کو خط

حیدرآباد: 28/مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی شراب گھوٹالہ معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے جوائنٹ ڈائریکٹر نے ایم ایل سی کویتا کو خط لکھا ہے۔ خط میں، ای ڈی کے جوائنٹ ڈائریکٹر نے کہا کہ وہ کویتا کی طرف سے فراہم کردہ موبائل فون جلد کھولنے والے ہیں۔ خط میں لکھا گیا کہ فون کھولتے وقت کویتا کو شخصی طور پر حاضر ہونا چاہیے یا اپنا نمائندہ بھیجنا چاہیے۔ بی آر ایس لیگل سیل کی جنرل سکریٹری سوما بھرت کویتا کی جانب سے ای ڈی کے پاس جانے کے لیے تیار ہیں۔ کویتا نے کہا کہ ای ڈی نے بددیانتی سے ان کے خلاف فون کو تباہ کرنے کے جھوٹے

الزامات لگائے۔ اس ماہ کی 21 تاریخ کو انہیں براہ راست ای ڈی کے پاس لے جایا گیا۔ کویتا نے اپنے فونوں کو ای ڈی کے پاس جمع کرنے سے پہلے انہیں میڈیا کے سامنے دکھایا۔ اس کے بعد ایم ایل سی کویتا نے بھی تفتیشی افسر کو خط لکھ کر کہا کہ انہوں نے فون کو تباہ نہیں کیا۔ اپنے خط میں، انہوں نے کہا کہ میڈیا کو ای ڈی کی تحقیقات کے حوالے سے متضاد معلومات دی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف، سپریم کورٹ نے پیر کو ایم ایل سی کویتا کی جانب سے دائر رٹ درخواست پر سماعت کی۔ اسے ای ڈی کے سمن جاری کرنا معلوم ہوا ہے کہ جس بنچ نے کویتا کی عرضی کو نلنی چدمبرم کی طرف سے پہلے دائر کی گئی عرضی کو ٹیگ کیا تھا، اس نے اگلی سماعت 3 ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی ہے۔ اس سے قبل نلنی نے خاتون کو پوچھ گچھ کے لیے ای ڈی کے دفتر بلانے کے خلاف درخواست دائر کی تھی۔ ای ڈی جس نے پہلی بار کویتا سے اس مہینے کی 11 تاریخ کو پوچھ گچھ کی تھی اس کے بعد 16 تاریخ کو دوبارہ پیش ہونے کی ہدایت دی تھی۔ پھر ایم ایل سی کویتا نے کہا کہ قانون کے مطابق خواتین سے دفاتر میں تفتیش نہیں ہونی چاہیے۔ ای ڈی پہلے ہی اس پر ایک کیویٹ داخل کر چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے پیر کو ان دونوں کی جانچ کی۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ ایم ایل سی کویتا اور وائی ایس آر سی پی کے ایم پی مگنٹا سری نواسلو ریڈی کے بے نامی ارون رام چندر پلئی اور پریم راہول نے ساؤتھ گروپ کے ذریعہ اے اے پی لیڈروں کو ایک سو کروڑ کی پیشگی رقم ادا کی اور شراب کی پالیسی کو ان کے حق میں متاثر کیا۔

الشیخ صالح المنجد

1989ء میں انٹرنیٹ (ویب) کی بنیاد پڑی۔ ابتدا میں صرف سائنسدان باہمی ربط کیلئے اسے استعمال کرتے تھے۔ پھر 1993ء میں ورلڈ وائڈ ویب سافٹ ویئر کو عوام کے لیے پیش کیا گیا۔ 1996ء تک انٹرنیٹ عالمی سطح پر کچھ مشہور ہوگیا۔ تاہم اس وقت تک تیسری دنیا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی اس جال کی جادوئی سے بے خبر تھے، اسی وقت ایک شخص نے اسے دعوتِ دین اور خدمتِ اسلام کیلئے موثر پلیٹ فارم بنانے کا سوچا اور دنیا کی پہلی اسلامی ویب سائٹ قائم کی، جو بعد میں 15 زبانوں پر اسلامی معلومات کا سب سے بڑا احب بن گیا۔ یہ ہیں سعودی عرب کے الشیخ محمد صالح المنجد مدظلہ۔ جو 13 جولائی 1961ء کو فلسطینی نژاد گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ تعلیم پیٹرولیم اور معدنیات کی حاصل کی ہے، لیکن علماء وصلحاء کی صحبت کے نتیجے میں یہ دینی علوم سے کماحقہ بہرور ہوگئے۔ یہ یونیورسٹی سے پڑھتے تھے، لیکن مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کی صحبت وقربت بھی حاصل تھی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ نے انہیں دعوت کا میدان سنبھالنے کا حکم دیا اور 20 سال سے کم عمر میں انہیں امام وخطیب مقرر کیا۔ المنجد نے شیخ ابن بازؒ کے علاوہ کبار اہل علم سے استفادہ کیا، جن میں علامہ البانیؒ اور شیخ محمد العثیمینؒ جیسے عبقری شخصیات شامل ہیں۔ یہ الخبر شہر کی مسجد عمر بن عبدالعزیز کے امام و خطیب تھے کہ اسی دوران ٹیکنالوجی کے ذریعے دعوتِ دین کا محاذ سنبھال لیا۔ پھر المجد چینل میں ان کے دروس نشر ہونے لگے۔ جبکہ القرآن ریڈیو میں ان کا پروگرام ہونے لگا۔ تھوڑے ہی عرصے میں شیخ المنجد پورے ملک بلکہ عرب دنیا میں مشہور ہوگئے۔ بیرون ممالک بھی وہ دعوتی اسفار پر جانے لگے۔ ان کے کیسٹس اور سی ڈیز کو عوامی مقبولیت ملی۔ ان کی تین ہزار سی ڈیز دنیائے عرب میں پھیل گئیں، جبکہ ساڑھے چار ہزار آڈیو بیانات کے کیسٹس ہاتھوں ہاتھ بکنے لگے۔ گویا شیخ المنجد سعودی عرب کے مولانا طارق جمیل بن گئے۔ ان کا شمار ملک کے سب سے پسند کئے جانے والے داعیوں میں ہونے لگا۔ پھر جب نجی ٹی وی چینلز کا دور شروع ہوا تو ایک وقت ایسا بھی آیا کہ رمضان میں بیک وقت 10 چینلز سے ان کے بیانات و دروس نشر ہوتے۔ شیخ المنجد عوامی سطح پر بہت ہی مقبول اور نوجوانوں میں نہایت ہی محبوب دینی رہنما کے طور پر سامنے آئے۔ سعودیہ میں سوائے چند سرکاری اداروں کے کسی کی ویب سائٹ نہیں تھی کہ شیخ المنجد نے ال اِسلام سؤال وجواب کے نام سے دنیا کی پہلی دینی ویب سائٹ لانچ کردی۔ جو اردو میں بھی موجود۔ اس کے علاوہ سات اور ویب سائٹس سے بھی دعوت کا کام شروع کیا۔ پھر علوم شرعیہ کی تعلیم دلانے والی دنیا کی پہلی ویب سائٹ شروع کرنے کا اعزاز بھی انہی کے حصے میں آیا۔ آن لائن خدمات کے باوجود شیخ المنجد نے قلم وقرطاس سے ناطہ نہیں توڑا۔ ان کے قلم سے کئی مفید کتب منظر عام پر آکر قارئین سے داد سمیٹ چکی ہیں۔ جن کی تعداد 27 ہے۔ ان میں ایک کتاب تین جلدوں کی بھی ہے۔ اب جبکہ حکام کے سر پر سیکولرازم کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔ بلکہ سرزمین وحی کو الحاد کا گڑھ بنانے کی ٹھان چکے ہیں۔ اس لئے دین حق کی دعوت دینے والی ہر آواز کو خاموش کرانے کی مہم جاری ہے۔ چنانچہ شیخ المنجد کی یہ سرگرمیاں چشم حکام میں نہایت ناپسند ٹھہریں تو 18 ستمبر 2017ء کو انہیں اس وقت غائب کردیا گیا جب علماء ومشائخ کی گرفتاریوں کی مہم زوروں پر تھی۔ اب معلوم نہیں کہ کس حال میں ہیں اور ہیں بھی یا قصہ ماضی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کی افواہیں چلتی رہی ہیں کہ انہیں جیل میں شہید کیا جا چکا ہے۔ رمضان المبارک میں عرب سوشل میڈیا صارفین انہیں بڑی شدت سے یاد کررہے ہیں۔ اللہ حفاظت اور جلد رہائی نصیب فرمائے۔ آمین۔

اخلاق حسنہ کے پیکر

ایک عجیب واقعہ یاد آیا، جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ شخص اخلاق کے کس مقام پر فائز ہے۔ جماد الثاني 1435ھ کی بات ہے کہ شیخ کا لاڈلہ بیٹا انس دمام میں قتل ہوگیا۔ ایک ساتھی نے اس کے پیٹ میں خنجر کے کئی وار کرکے اسے قتل کردیا۔ قاتل گرفتار ہوگیا۔ شیخ نے پولیس والوں سے کہا کہ میری اس سے ملاقات کرادو تاکہ اپنے لخت جگر کے قتل کی کارروائی اس سے خود سن لوں۔ یہ بات سعودی میڈیا میں بہت وائرل ہوئی تھی کہ ملاقات کے بعد شیخ المنجد نے انس کے قاتل کو خالص اللہ کی رضا کے لئے معاف کردیا۔ وہ بھی قتل کے صرف دو دن بعد۔ شیخ نے بیٹے کا جنازہ خود پڑھایا۔ جوان مرگ پر سب غمزدہ تھے، لیکن شیخ نے اس موقع پر صبر پر نہایت پراثر خطبہ دیا اور خود بھی کمال صبر کا مظاہرہ فرمایا۔ (ضیاء چترالی)

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

میت کو میری سمندر میں پھینک دیں

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ اس اٹل حقیقت سے فرار بالکل ممکن نہیں۔ زندہ رہنے کے لئے ہم زندگی بھر جدوجہد کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایک دن ہماری ساری کوشش اور جدوجہد ناکام ہوجاتی ہیں اور بے بس و لاچار ہو کر موت کی آغوش میں پہنچ جاتے ہیں۔ تب سب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بندہ تمام مشکلوں و مصیبتوں سے آزاد ہوگیا۔ لیکن آج کل تو مرنے کے بعد بھی مسائل مرحوم بندے کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ کیوں کہ اس کی تدفین کا اہم وگمبھیر مسئلہ اس کے ورثاء کے لئے کچھ کم تکلیف نہیں ہوتا۔

ہمارا انتقال ہوتے ہی دواخانے کا لاکھوں روپیوں کا بل ادا کرنے کے بعد جب ہمارے جسد خاکی کو گھر لایا جاتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کہاں دفن یا پیوند خاک کیا جائے؟ چنانچہ ہمارے ورثاء ہماری مستقل رہائش گاہ یعنی قبر کے لئے جگہ کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں۔ ان کی میں خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں اچھے قبرستان میں جو شہری حدود میں ڈھائی گز زمین قبر کے لیے مل جائے۔ پہلے خاندانی قبرستان یعنی ”ہٹرواڑ“ ہوا کرتے تھے۔ لیکن اب ان کا وجود برائے نام ہو کر رہ گیا ہے۔ اب جہاں بھی اور جس قبرستان میں بھی جگہ مل جائے اُسے غنیمت جان کر قبر تیار کرلی جاتی ہے اور مرحوم کے ورثاء اُسے منوں مٹی کے نیچے دفن کرکے سکون کی سانس لیتے ہوئے بقول کسی شاعر کے”

دبا کے قبر میں یوں چل دیے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوجاتے ہیں۔

آج صورتحال یہ ہے کہ انسان کو علاج ومعالجے کے لئے جہاں لاکھوں روپیے خرچ کرنے پڑتے ہیں وہیں مرنے کے بعد بھی اس کی آخری آرام گاہ کی خریدی کے لیے لاکھوں روپیے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔ آج آئے دن اخباروں میں یہ افسوسناک اور تکلیف دہ خبریں پڑھنے کو مل رہی ہیں کہ فلاں متولی نے قبر کی قیمت دو لاکھ روپیے طلب کی۔ پچھلے زمانے میں قبر کے لیئے مفت جگہ دستیاب تھی۔ صرف قبر کی کھدوائی کے لئے رقم خرچ کی جاتی تھی۔ لیکن اب قبروں کی فروخت کا دھندہ زوروں پر چل رہا ہے۔ چھوٹے اور غیر معروف قبرستان میں بھی پندرہ تا بیس ہزار روپیے وصول کئے جارہے ہیں۔ ایسے میں ایک غریب و نادار شخص کے ورثاء جو پہلے ہی قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوں وہ اتنی بڑی رقم کہاں سے مہیا کریں گے؟ اس اہم مسئلہ نے غریب ومتوسط طبقہ کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔

لہذا ریاستی حکومت اور چیرمن ریاستی وقف بورڈ سے پرزور گزارش ہے کہ اس اہم مسئلہ پر فی الفور توجہ مرکوز کرتے ہوئے متولی حضرات کے لیے واضح ہدایات جاری کریں کہ صرف ڈھائی گز زمین کی قیمت دو تا ڈھائی لاکھ روپیے وصول نہ کریں۔ اس کے علاوہ حکومت کو چاہیے کہ سرکاری دواخانوں کی طرز پر سرکاری قبرستان کا بھی قیام عمل میں لائیں جہاں غریب نادار ومتوسط مرحومین کی تدفین کی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں بہارے کا بلاغ حترام متولی حضرات سے ادبا گزارش ہے کہ مرحومین کے ورثاء کے ساتھ ہمدردانہ جذبہ رکھے ہوئے ان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں میں آپ کے اس نیک عمل سے اللہ تعالی اور ان کے پیارے حبیبی ﷺ خوش نہیں ہوں گے بلکہ مرحومین بھی کے متعلقین کی پرخلوص دعاؤں سے آپ ہمیشہ شاد وآباد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مسئلہ سے نجات دلائے۔ آمین۔

حیت کو میری آپ سمندر میں پھینک دیں
مشکل ہے ملنا اب یہاں سستی قبور کا

از: فرید سحر
اندرون فتح دروازہ حیدرآباد

اپوزیشن پارٹیوں کی کانگریس کو تائید وقت کی ضرورت

راہول گاندھی کی پارلیمنٹ سے رکنیت کی برخاستگی کے مسئلہ پر عام آدمی پارٹی کے لیڈر چیف منسٹر دہلی اروند کجریوال، ترنمول کانگریس کی چیف منسٹر ممتا بنرجی، تلنگانہ کے وزیر اعلی کے سی آر سربراہ بی آر ایس، سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو اور دیگر پارٹیوں کی راہول گاندھی اور کانگریس کو تائید و حمایت لائق ستائش اور خوش آئند ہے، یہ وقت کی شدید ضرورت تھی کہ مودی سرکار کے ظلم وستم اور آمرانہ اقدامات کے خلاف ساری اپوزیشن جماعتوں کا اتحاد واحتجاج ہو، وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی مرکزی حکومت نے جمہوریت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، ملک میں قانون ودستور ایک مذاق بن کر رہ گئے ہیں، عدلیہ کے عجیب و غریب فیصلے اور ایجنسیوں کا ناجائز اور غلط استعمال، بے تحاشہ کرپشن، بینکوں اور سرکاری خزانوں کی لوٹ مار، لاقانونیت اور بدامنی نے ہندوستان کو کمزور ولاغر کرکے رکھ دیا ہے۔ ہندوستان کی پوری تاریخ میں ایسے سنگین و تشویشناک حالات کبھی نہیں دیکھے گئے اور نہ اپوزیشن جماعتوں کے قائدین کے خلاف ایسی بدترین انتقامی کاروائیاں کبھی دیکھنے میں آئیں۔ یہ خوبصورت ہندوستان کے چہرے پر بدنما داغ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اپنے سارے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کانگریس کی قیادت میں تمام بڑی اپوزیشن جماعتیں جٹ جائیں اور ڈٹ کر متحدہ طور پر ظالم وجابر بی جے پی کا مقابلہ کریں تب ہی ملک آمریت اور تاناشاہی کے شکنجہ سے آزاد ہوگا، ورنہ مودی اور امیت شاہ کی قیادت میں بی جے پی ایک ایک کرکے سب کو ختم کردے گی۔

از: زکریا سلطان
دبئی، متحدہ عرب امارات

بھونیشور آئی پی ایل میں سب سے زیادہ ڈاٹ بالز ڈالنے والے گیند باز

حیدرآباد: 28/مارچ (عصرحاضرنیوز) سن رائزرز حیدرآباد کے لیے 2014 سے کھیلنے والے ٹیم انڈیا کے فاسٹ بالر بھونیشور کمار آئی پی ایل میں سب سے زیادہ ڈاٹ بالز ڈال کر تاریخ رقم

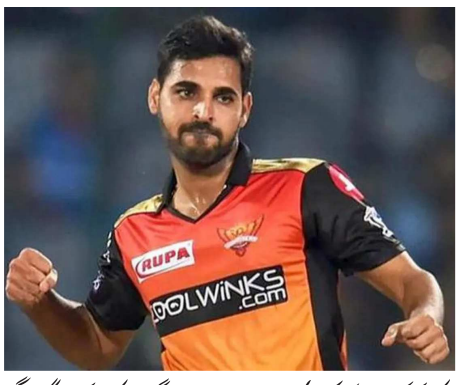

کی۔کرکٹ کے کسی بھی فارمیٹ میں بولنگ کی کارکردگی بیٹنگ کے برابر ہونی چاہیے۔یہ کھیل دیکھنے والے شائقین کے ساتھ ساتھ کھیلنے والے کھلاڑیوں کے لیے بھی دلچسپ ہوگا۔ہر کوئی کہتا ہے کہ ٹی ٹوئنٹی میں بلے بالروں کی جم کر دھلائی کرتے ہیں اور میدان میں آنے والا ہر بلے باز چوکے اور چھکے لگا کر بالروں کو دھول چٹانے کوشاں رہتے ہیں۔دوسری جانب ایسے واقعات بھی سامنے آرہے ہیں کہ بولرز بلے بازوں سے خوفزدہ ہیں۔آئی پی ایل کا سیزن جلد شروع ہونے والا ہے۔یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس فارمیٹ میں کرکٹرز کتنے مضبوط ہیں۔یہ کہنا پڑتا ہے کہ بھاری شاٹس سے لطف اندوز کرنے والے ان میچوں میں ڈاٹ بالز ڈالنا قدرے پرخطر کام ہے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ کم از کم ایک سو ڈاٹ بالز پھینکنا مشکل ہے۔لیکن، ٹیم انڈیا کے کھلاڑی بھونیشور کمار نے اپنے آئی پی ایل کیریئر میں 1406 ڈاٹ بالز کیں۔انہوں نے اس فارمیٹ میں سب سے زیادہ ڈاٹ بال کرنے والے باؤلر کے طور پر تاریخ رقم کی۔آئی پی ایل میں 146 میچ کھیلنے والے بھونیشور نے تقریباً 542 اوور کی گیند بازی کی۔قابل ذکر ہے کہ اس میں تقریباً 1406 ڈاٹ بالز ہیں۔بھونیشور نے آئی پی ایل کے تمام سیزن میں اب تک 154 وکٹیں حاصل کی ہیں۔دوسری جانب سنیل نارائن سب سے زیادہ ڈاٹ لگانے والے گیند بازوں کی فہرست میں بھونیشور کے بعد دوسری پوزیشن پر ہیں۔انہوں نے 1391 ڈاٹ بالز کا ریکارڈ بنایا۔ٹیم انڈیا کے اسپنر روی چندرن اشون نے 1387 ڈاٹ گیندیں کیں اور تیسرے نمبر پر رہے۔سابق کھلاڑی ہربھجن سنگھ اور لاستھ ملنگا اگلی پوزیشن پر ہیں۔بھونیشور، جو آئی پی ایل کے ابتدائی سیزن میں رائل چیلنجرز بنگلور اور پونے واریئرز کے لیے کھیلے تھے، پھر 2014 میں سن رائزرز حیدرآباد کی ٹیم میں شامل ہوئے۔تب سے وہ سن رائزرز کے لیے آئی پی ایل میں کھیل رہے ہیں۔اس کے علاوہ وہ سن رائزرز ٹیم کے لیے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بولر ہیں۔

افغانستان تیسرا ٹی 20 میچ ہار کر بھی سیریز اپنے نام کرلی

پاکستان اور افغانستان کے درمیان تین ٹی 20 میچز پر مشتمل سیریز کے آخری میچ میں پاکستان نے افغانستان کو 66 رنز سے شکست دے دی۔تاہم آخری میچ میں پاکستان کی فتح کے باوجود افغانستان نے سیریز اپنے نام کرلیا۔یہ پہلی مرتبہ ہے کہ افغانستان نے پاکستان کو ٹی 20 سیریز میں ہرادیا ہے۔پہلے کھیلتے ہوئے پاکستان نے افغانستان کو جیت کے لیے 183 رنز کا ہدف دیا تھا۔ہدف کے تعاقب میں افغانستان کی پوری ٹیم 19 ویں اوورز میں 116 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔افغانستان کی جانب سے عظمت اللہ عمرزئی نے 21، رحمان اللہ گرباز نے 18 اور محمد نبی 17 رنز بنا کر نمایاں رہے۔پاکستان کی جانب سے احسان اللہ اور شاداب خان نے تین تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔افغانستان کی پہلی وکٹ 35 رنز بنانے کے بعد گری۔رحمن اللہ گرباز 18 رنز بنا کر احسان اللہ کی گیند پر بولڈ ہوئے۔ان کے بعد صدیق اللہ اٹل صرف 11 رنز ہی بنا سکے اور محمد وسیم کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہو گئے۔ابراہیم زردان کریز پر قدم جما بھی نہ پائے تھے کہ شاداب خان کی گیند پر کیچ آؤٹ ہو گئے، جبکہ محمد نبی 17 رنز کے بعد رن آؤٹ ہوئے۔نجیب اللہ ریٹائرڈ ہرٹ ہوئے اور کریم جنت صفر پر پویلین لوٹ گئے۔عثمان غنی 15 رنز بنا سکے اور شاداب خان کی گیند پر کیچ آؤٹ ہوئے۔مجیب الرحمن صفر پر شاداب خان کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہوئے۔پہلے کھیلتے ہوئے پاکستان نے افغانستان کو جیت کے لیے 183 رنز کا ہدف دیا ہے۔پاکستان نے مقررہ 20 اوورز میں سات وکٹوں کے نقصان پر 182 رنز بنائے۔پاکستان کی جانب سے صائم ایوب نے 49، افتخار احمد نے 31 اور شاداب خان نے 28 اور عبداللہ شفیق نے 23 رنز بنائے۔پاکستان کی جانب سے اننگز کا آغاز محمد حارث اور صائم ایوب نے کیا۔پاکستان کی پہلی وکٹ 3 رنز کے مجموعی سکور پر گری جب محمد حارث ایک رنز کے انفرادی سکور پر پویلین لوٹ گئے۔28 رنز کے مجموعی سکور پر پاکستان کی دوسری وکٹ گری جب طیب طاہر 10 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔پاکستان کو تیسرا نقصان عبداللہ شفیق کی صورت میں ہوا جب وہ 23 رنز بنا کر 63 رنز کی مجموعی سکور پر پویلین لوٹ گئے۔صائم ایوب 49 رنز بنا کر کریم جنت کی گیند پر اس وقت کیچ آؤٹ ہوئے جب پاکستان کا مجوعی سکور 108 رنز تھا۔پاکستان کی پانچویں وکٹ 123 رنز کے مجموعی سکور پر گری جب عماد وسیم 13 رنز بنا کر مجیب الرحمان کی گیند پر کریم جنت کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔پاکستان کی چھٹی وکٹ 161 کے سکور پر گری جب افتخار احمد 31 رنز بنا کر فضل الحق فاروقی کی گیند پر راشد خان کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔پاکستان کو ساتواں نقصان شاداب خان کی صورت میں اٹھانا پڑا جب وہ 19 ویں اوور میں 28 رنز کے انفرادی سکور پر فرید خان کی گیند پر ہٹ وکٹ آؤٹ ہوئے۔افغانستان کی جانب سے مجیب الرحمان نے دو، فضل الحق فاروقی نے ایک، محمد نبی نے ایک، فرید احمد نے ایک راشد خان نے ایک اور کریم جنت نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔تین ٹی 20 میچز کی سیریز میں افغانستان کو دو صفر کی فیصلہ کن برتری حاصل ہے۔

اچانک بچہ سامنے آنے کے بعد ویسٹ انڈیز کے کپتان نے بچانے کے لیے خود کو زخمی کرلیا، ہر طرف ہورہی تعریف

ویسٹ انڈیز اور جنوبی افریقہ کے درمیان اتوار کو تین ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی میچوں کی سیریز کا دوسرا مقابلہ کھیلا گیا، جس میں جنوبی افریقہ نے ریکارڈ رنوں کا پیچھا کرتے ہوئے عالمی

ریکارڈ بنادیا۔ٹاس ہار کر پہلے بلے بازی کرنے اتری ویسٹ انڈیز کی ٹیم نے مقررہ 20 اوورں میں 5 وکٹ کے نقصان پر 258 رن بنائے تھے، اس کے جواب میں جنوبی افریقہ نے چھ وکٹوں کے نقصان پر 259 رن بنا کر ٹی ٹوئنٹی سیریز میں سب سے زیادہ رن چیز کرنے کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کیا۔وہیں، اس میچ کے دوران ویسٹ انڈیز کے کپتان کی طرف سے کچھ ایسا بھی دیکھنے کو ملا، جس کو لے کر ان کی چاروں طرف تعریف ہورہی ہے۔دراصل، جنوبی افریقہ کی اننگ کے دوران ویسٹ انڈیز کے کپتان رومین پاول باونڈری لائن پر ایک پانچ سال کے بچے کو بچانے کے چکر میں خود کو زخمی کر بیٹھے۔یہ واقعہ جنوبی افریقہ کی اننگ کے تیسرے اوور میں پیش آیا، جب کوئنٹس ڈی کاک نے ایک گیند کو لانگ آف کی سمت میں باونڈری کے لیے کھیلا تھا۔پاویل گیند کے پیچھے تھے اور لگ رہا تھا کہ وہ ڈائیو لگا کر گیند کے باونڈری کی رسی کے چھونے سے پہلے اسے روک لیں گے، لیکن ان کی نظر باونڈری لائن پر کھڑے ایک پانچ سال کے بال بوائے پر پڑی۔ایسے میں پاویل نے بچے کے ساتھ ٹکرانے سے بچنے کے لیے خود ڈائیو نہیں لگائی، اور اس سے بچتے ہوئے باونڈری کے بعد لگے بورڈ سے ٹکرا گئے۔حالانکہ، انہوں نے بچنے کی کوشش کی، لیکن اس دوران وہ بری طرح زخمی ہوئے۔پاویل کے زخمی ہونے کی وجہ سے کچھ دیر تک میچ رُکا رہا۔

سرجری کے بعد پہلی بار اسٹیڈیم میں نظر آئے فاسٹ بولر جسپریت بمراہ

نئی دہلی: بھارتی فاسٹ بولر جسپریت بمراہ ویمنز پریمیئر لیگ 2023 کے فائنل کے دوران بریبورن اسٹیڈیم میں نظر آئے۔اپنی

سرجری کے بعد بمراہ پہلی بار اسٹیڈیم میچ دیکھنے گئے۔رواں ماہ کے شروع میں نیوزی لینڈ میں ان کی کمر کی سرجری ہوئی تھی۔بمراہ گزشتہ برس ستمبر 2022 سے مسابقتی کرکٹ سے باہر ہیں۔اس کی وجہ بمراہ کی انجری ہے۔جس کی وجہ سے بمراہ نے جنوبی افریقہ کے خلاف گھریلو T20 انٹرنیشنل میچ سے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔جسپریت بمراہ چوٹ کی وجہ سے آسٹریلیا میں مردوں کے T20 ورلڈ کپ سے بھی باہر ہو گئے تھے۔یہی نہیں بمراہ گذشتہ برس 2022 میں متحدہ عرب امارات میں کھیلے گئے ایشیا کپ کا حصہ بھی نہیں تھے۔بمراہ آئندہ آئی پی ایل سیزن اور جون میں ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل سے بھی باہر رہیں گے۔ممبئی انڈینز نے اتوار کے روز اپنے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو شیئر کی۔اس ویڈیو میں بمراہ انگلینڈ کے تیز گیند باز جوفرا آرچر کے ساتھ بریبورن اسٹیڈیم میں بات چیت کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ساتھ ہی بمراہ کی غیر موجودگی میں جوفرا آرچر ممبئی انڈینز کے اٹیک کی قیادت کریں گے۔

آئی پی ایل 2023: نتیش رانا کولکتہ نائٹ رائیڈرز کی کپتانی کریں گے

نتیش رانا انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2023 میں شریاس آئیر کی غیر موجودگی میں کولکتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کی

قیادت کریں گے، فرنچائز نے پیر کو اعلان کیا۔KKR کے باقاعدہ کپتان آئیر آئی پی ایل 2023 میں "کچھ مرحلے" میں واپسی کے لیے پرامید ہیں۔وہ فی الحال کمر کی چوٹ سے ٹھیک ہو رہے ہیں، جو آسٹریلیا کے خلاف بارڈر-گواسکر سیریز کے دوران دوبارہ ہوئی تھی۔جبکہ ہمیں امید ہے کہ شریاس صحت یاب ہوں گے اور آئی پی ایل 2023 ایڈیشن میں کسی مرحلے پر حصہ لیں گے، ہم خود کو خوش قسمت محسوس کرتے ہیں کہ نتیش نے کپتانی کے تجربے کے ساتھ وائٹ بال کرکٹ میں اپنی ریاستی ٹیم کی قیادت کی اور آئی پی ایل کا تجربہ 2018 سے KKR کے ساتھ ہے۔،بہت اچھا کام کرے گا۔"ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ہیڈ کوچ چندرکانت پنڈت اور معاون عملے کے تحت، وہ میدان سے باہر تمام مدد حاصل کریں گے، اور اسکواڈ میں انتہائی تجربہ کار رہنما وہ تمام مدد فراہم کریں گے۔

آٹو کی ٹکر سے خاتون برسر موقع فوت

حیدرآباد: 28/مارچ (عصرحاضرنیوز) حیدرآباد میں ایک اور حادثے میں پیر کو ایک خاتون جان کی بازی ہارگئی۔یہ حادثہ بالاپور پولیس اسٹیشن حدود میں اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار آٹو ٹرالی نے سڑک کے کنارے پیدل چل رہی ایک خاتون کو ٹکر ماردی۔اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ خاتون آٹو کی ٹکر لگتے ہی ہوا میں اڑگئی اور وہ جائے حادثہ سے چند میٹر کے فاصلے پر جا گری جس کے بعد خاتون کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔شہر حیدرآباد میں لاپرواہی سے ڈرائیونگ کی وجہ سے کئی حادثات آئے روز پیش آرہے ہیں۔پیدل چلنے والے بھی جان لیوا حادثات کا شکار ہورہے ہیں۔

کچرے کی گاڑی نے 18 ماہ کے بچے کو روند دیا

حیدرآباد: 28/مارچ (عصرحاضرنیوز) ایک المناک واقعہ میں، تلنگانہ کے ملکاجگیری میں ایک چھوٹا بچہ جی ایچ ایم سی کوڑے کے ٹرک کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا۔یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب 18 ماہ کا لڑکا محلے کی سڑک پر کھیل رہا تھا۔مولا علی، ملکاجگیری میں واقع آر ٹی سی کالونی میں پیش آنے والا دل دہلا دینے والا واقعہ سی سی ٹی وی میں قید ہوگیا اور اس کے بعد سے سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا۔فوٹیج میں، جی ایچ ایم سی کے کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے والے آٹو ٹرالی ڈرائیور کو چھوٹے بچے پر گاڑی کو پلٹتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے، جو خطرے سے پوری طرح بے خبر تھا۔آٹو ڈرائیور نے بظاہر بچے کو نہیں دیکھا اور پلٹتے ہوئے چھوٹے بچے پر دوڑتا رہا۔بعد میں، ڈرائیور گاڑی سے باہر نکلا، صرف بچے کو زمین پر بے حرکت پڑا پایا۔اگرچہ، ننھے بچے کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن حادثے میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے کچھ ہی دیر بعد اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔شکایت کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کرکے واقعہ کی تحقیقات شروع کردی ہے۔آٹو رکشہ ڈرائیور کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لے لیا گیا ہے۔

جگتیال میں آوارہ کتوں کے حملے میں نو بکریاں ہلاک

جگتیال: 28/مارچ (عصرحاضرنیوز) مالاپور منڈل کے متھیام پیٹ میں منگل کی صبح آوارہ کتوں کے حملے میں نو بکریاں ہلاک اور چند دیگر زخمی ہوگئے۔گاؤں والوں کے مطابق ایک چرواہا، روڈا سریش، پیر کی رات ایک بکریوں کے شیڈ میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔سڑک کے کتوں کے ایک گروپ نے مبینہ طور پر بکروں کے ریوڑ پر حملہ کرکے ان میں سے نو کو ہلاک کردیا۔مقامی چرواہوں نے منڈل کے ویٹرنری ڈاکٹر کو اطلاع دی، جس نے گاؤں کا دورہ کیا اور پنچنامہ کیا۔چرواہا برادری نے حکام سے سریش کو معاوضہ فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔

شمس آباد ایئر پورٹ پر 66.24 لاکھ مالیتی سونا ضبط

حیدرآباد: 28/مارچ (عصرحاضرنیوز) غیر قانونی طور پر سونا سمگل کرنے والے اسمگلر آئے روز نئے نئے طریقے تلاش کررہے ہیں۔انہوں نے دیکھا ہے کہ وہ کتنے طریقوں سے سونا غیر قانونی طور پر منتقل کرسکتے ہیں۔شمش آباد ایر پورٹ پر آج دو اسمگلروں کو حراست میں لیا گیا۔ان سے 1.24 کلو گرام وزن اور 66.24 لاکھ روپے مالیت کا سونا ضبط کیا گیا۔کسٹم حکام کا کہنا ہے کہ انہیں مناسب اطلاع پر حراست میں لیا گیا۔آج صبح 02:55 بجے شمش آباد ایر پورٹ پر دبئی سے آنے والے ایک مسافر سے 840 گرام سونا ضبط کیا گیا۔کسٹمز ایئر انٹیلی جنس حکام نے وضاحت کی کہ یہ 51.24 لاکھ روپے اس کی قیمت ہوگی۔شک کی بنیاد پر مسافر کو چیک کیا گیا تو سونے کے 3 کیپسول پیٹ پائے گئے۔دوسری جانب ایک اور شخص کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔صبح 3 بج کر 45 منٹ پر دبئی سے آئے ایک شخص کے بیگ کو چیک کیا تو ٹونافش آئل کے ڈبے کے درمیان سے 233 گرام سونا پکڑا گیا۔انہوں نے کہا کہ یہ تقریباً 14.23 لاکھ روپے اس کی قیمت کا یہ سونا ہوگا۔ان دونوں کو انڈین کسٹم ایکٹ 1962 کے تحت حراست میں لیا گیا ہے۔

اورنگ آباد نام تبدیلی معاملے پر بامبے ہائی کورٹ میں 24 اپریل کو سماعت

اورنگ آباد: 28 مارچ (ذرائع) اورنگ آباد اور عثمان آباد شہر کا نام تبدیل کرکے چھترپتی سمبھاجی نگر اور دھارا شو کرنے کا این اوسی مرکزی حکومت کی جانب سے جاری کیا گیا تھا۔ ریاستی حکومت نے شہروں کے نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا جس کے بعد بامبے ہائی کورٹ میں شہروں کے نام تبدیل کرنے پر اعتراض جتاتے ہوئے پی ای ایل داخل کی گئی تھی۔ کچھ مہینوں سے معاملہ عدالت میں زیرِ غور تھا اور 27 مارچ کو بامبے ہائی کورٹ میں شہر تبدیلی نام کی شنوائی ہونی تھی جس سے لوگوں کو بہت زیادہ امیدیں تھیں کہ اورنگ آباد اور عثمان آباد شہر کے نام پر فیصلہ آجائے گا لیکن عدالت نے بحث کے بعد نام تبدیلی معاملے کی سماعت کو چار ہفتے تک آگے بڑھا دیا ہے اور آئندہ سماعت 24 اپریل کو ہوگی۔ پٹیشن داخل کرنے والے ہشام عثمانی کا کہنا ہے کہ عدالت نے بتایا کہ عدالت کی آئندہ سماعت ہونے تک اورنگ آباد شہر کے نام تبدیل نہیں کیے جائیں گے۔ اس سے قبل بامبے ہائی کورٹ نے اورنگ آباد شہر کے تبدیلی نام کو لے کر اورنگ آباد ڈویژنل کمشنر آفس سے کہا تھا کہ شہر تبدیلی نام کو لے کر نوٹیفیکیشن جاری کیے جس سے شہریان تبدیلی نام پر اپنے اعتراضات اور حمایت فورم بھریں۔ جس کے بعد 27 مارچ تک شہریان کو اعتراضات فارم داخل کرنا تھا اس دوران اورنگ آباد ڈویژنل کمشنر آفس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شہر کے تبدیلی نام کے اعتراضات اور حمایت میں فارم جمع کرائیں گے۔ ان اعتراضات فورم کی گنتی ہونے کے بعد ساری تفصیلات عدالت کو بتائی جائے گی کہ کتنے لوگوں نے حمایت میں فارم بھرا ہے اور کتنے لوگوں نے شہر تبدیلی نام کی مخالفت کی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ میں شہر تبدیلی نام کو لے کر دو پٹیشن داخل کی گئی تھی پہلی پٹیشن مشتاق احمد نے اورنگ آباد اور عثمان آباد کے نام تبدل کو لیکر داخل کیا تھا اور دوسری پٹیشن ہشام عثمانی نے داخل کیا تھا جس کی پیروی ایڈوکیٹ ایس ایس قاضی کر رہے ہیں۔

حرم مکی میں زائرین کی حفاظت پر مامور عمرہ سکیورٹی فورس کی اہم ذمہ داریاں کیا ہیں؟

مسجد حرام میں زائرین اور معتمرین کی حج اور عمرہ سیزن میں سکیورٹی کی ذمہ داریاں انجام دینے کے لیے کئی سکیورٹی سروسز کام کر رہی ہیں۔ ہجوم کو کنٹرول کرنا حج اور عمرہ سیزن میں حرم مکی میں سب سے اہم چیلنج ہوتا ہے جو مسجد الحرام میں نمازیوں اور زائرین کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس حوالے سے مرد عمرہ سکیورٹی فورسز بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ مسجد الحرام میں عمرہ سکیورٹی فورسز کی ذمہ داری اس وقت شروع ہوتی ہے جب زائرین حرم مکی کے مرکزی حصے میں پہنچتے ہیں۔ اس کے بعد مسجد کے صحنوں تک پھیلے زائرین کو کنٹرول کرنا عمرہ سکیورٹی کی ذمہ داری ہے۔ وزارت داخلہ کے آفیشل اکاؤنٹ کے مطابق تربیتی فورس عمرہ سکیورٹی فورسز مسجد الحرام کے مغربی حصے، شمالی صحنوں اور سعودی عرب کے دور میں ہونے والی مسجد کی تیسری توسیع میں ہجوم کی نقل و حرکت کو منظم کرتی ہے۔ سکیورٹی پلان کے تحت عمرہ تربیتی فورس ابراہیم الخلیل سٹریٹ کے شمال اور جنوب میں متعین مقامات میں بھی سکیورٹی مہیا کرتی ہے۔ عمرہ سکیورٹی فورس حرم مکی میں تین اہم بیرونی مقامات پر تعینات ہوتی ہے جن میں جبل کعبہ، حفائر پوائنٹ، اور خرزہ پوائنٹ شامل ہیں۔ تربیتی فورس کے کاموں میں سب سے پہلے بیت اللہ میں آنے والے زائرین کی حفاظت اور ان کو سلامتی کو برقرار رکھنا ہے۔ ان کے راستوں اور گذرگاہوں کو محفوظ بنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ زائرین راستوں میں نہ بیٹھیں۔

جالنہ میں مسجد کے اَمام پر شر پسندوں کا حملہ، شدید زدوکوب کے بعد داڑھی کاٹ دی

جالنا: 28 مارچ (عصر حاضر نیوز) مہاراشٹر کے جالنا ضلع کے ایک گاؤں میں اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب نامعلوم افراد نے ایک مسجد میں گھس کر ایک امام پر حملہ کیا اور مبینہ طور پر ان کی داڑھی کاٹ دی۔ ایک پولیس اہلکار نے پیر کو اسکی اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ اتوار کی شام 7:30 بجے اس وقت پیش آیا جب متاثرہ ذاکر سید خواجہ تحصیل بھوکر دان کے گاؤں انوا میں واقع ایک مسجد میں اکیلے تھے۔ اہلکار نے مزید کہا کہ نامعلوم افراد نے امام پر حملہ کیا اور ان کو مارا پیٹا جس کے سبب وہ بے ہوش ہو گئے، جس کے بعد انہیں اورنگ آباد کے گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ ہسپتال (جی ایم سی ایچ) میں داخل کرایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ اکشے شندے نے صورتحال پر نظر رکھنے کے لیے گاؤں کا دورہ کیا اور امن برقرار رکھنے کے لیے کافی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ انسپکٹر ابھیجیت مورے نے کہا کہ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور ملزم کو پکڑنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اسی معاملے میں مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے مولانا کو زدوکوب کرنے والے شر پسندوں او خاطیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے جالنہ اناوا گاؤں میں ایک مسجد کے خطیب کو شر پسندوں نے جئے شری رام کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا اور جب امام صاحب ذاکر نے نعرہ لگانے سے انکار کیا تو ان پر تشدد برپا کیا۔ رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے وزیر اعلی ایکناتھ نائب وزیر اعلی و داخلہ دیویندر فڑنویس اور پولیس ڈی جی پی رجنیش سیٹھ کو ایک خط لکھ کر اس معاملہ میں ملوث خاطیوں افراد کے خلاف کاروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اس سے قبل بھی ملک کی متعدد ریاستوں میں اس طرح کے کئی واقعات سامنے آچکے ہیں، جہاں چند شدت پسندوں کی جانب سے اکثر اقلیتی طبقے کو ہراساں کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسی سلسلے میں پیر کو جالنا کے ایک امام کے ساتھ ماب لنچنگ کی کوشش کی گئی، ان کی داڑھی کاٹی دی گئی اور ان کو مارا پیٹا گیا۔ حالانکہ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے لیکن ابھی کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ہے۔

محکمہ پولیس کے ساتھ ہیرا پھیری کرنے پر بی جے پی لیڈر کے خلاف مقدمہ درج

اٹیٹھی: 28 مارچ (ذرائع) یوپی کے اٹیٹھی میں بی جے پی کے ایک لیڈر نے محکمہ پولیس کے ساتھ بھی ہیرا پھیری کر دی۔ پولیس لائن کی تعمیر کے لیے محکمہ پولیس نے اس سے دو کروڑ روپے کی زمین خریدی تھی۔ یہ زمین 78 لاکھ روپے کے قرض کی وجہ سے بینک کے پاس رہن رکھی گئی تھی لیکن بی جے پی لیڈر نے فرضی دستاویزات کی مدد سے کا بیع نامہ کروالی۔ جب محکمہ پولیس کو ریکوری کا نوٹس موصول ہوا تو اس کے ہوش اڑ گئے اور فوری طور پر بی جے پی لیڈر کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ بی جے پی لیڈر اوم پرکاش مشرا عرف پرکاش مشرا نے اٹیٹھی پولیس کو تقریباً 78 لاکھ روپے کا چونا لگایا ہے۔ دراصل، پرکاش مشرا نے اپنی زمین رہن رکھ کر 78 لاکھ کا قرض لیا تھا اور پھر اس زمین کو اٹیٹھی پولیس کو تقریباً دو کروڑ روپے میں بیچ دیا تھا۔ اٹیٹھی کے ایس پی ایلا مارن جی نے پیر کو بتایا کہ بی جے پی لیڈر پرکاش مشرا نے جعلسازی کی ہے اور ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایس پی نے مزید کہا کہ ملزم نے اپنی زمین رہن رکھ کر بینک آف انڈیا سے قرض لیا تھا۔ بعد ازاں جعلی دستاویزات کے ذریعے پولیس لائن بنانے کے لیے زمین پولیس کو فروخت کر دی۔ یہ زمین اٹیٹھی کے گوری گنج میں صدر تحصیل کے تحت چوہان پور گاؤں میں واقع ہے۔ مشرا نے 27 جولائی 2017 کو 0.253 مربع میٹر زمین کی فروخت کا بیع نامہ کرایا تھا۔ فروخت کے عمل کو انجام دینے کے بعد بی جے پی لیڈر کو اٹیٹھی پولیس سے 1.97 کروڑ روپے کی ادائیگی موصول ہوئی۔ رجسٹری کے دوران پرکاش نے اس بارے میں کوئی معلومات نہیں دی کہ آیا اس پر کوئی قرض ہے یا نہیں۔ پولیس لائن اٹیٹھی میں کانسٹیبل انسپکٹر کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر مشرا کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اٹیٹھی بی جے پی کے ضلع صدر درگیش ترپاٹھی نے کہا کہ مشرا پارٹی کارکن ہیں اور ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون اپنا کام کرے گا اور اگر مشرا قصوروار پائے گئے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

فرانسیسی پارلیمنٹ کی ویب سائٹ درہم برہم، روسی ہیکرز پر الزامات

ہیکرز نے فرانس کی قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر سائبر اٹیک کرکے اسے درہم برہم کرکے رکھ دیا۔ اس کے بعد ویب سائٹ کو بند کر دیا گیا۔ ماہرین نے بتایا کہ پیرس کی جانب سے کیف کی حمایت کے بدلے میں روس نواز ہیکنگ گروپ "نو نیم" نے پارلیمنٹ کی ویب سائٹ پر سائبر اٹیک کیا ہے۔ "ایجنسی فرانس پریس" کے مطابق سائبر ڈیفنس کے انچارج تھیلس گروپ کے ٹیکنیکل ڈائریکٹر ایوان فونٹارینسکی نے کہا کہ ویب سائٹ کو "سروس سے انکار" کے حملے کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ویب سائٹ پر اس حد سے زیادہ درخواستیں دے دی گئی تھیں جس حد کو ویب سائٹ سنبھالنے کی قدرت رکھتی تھی۔ ماہرین نے کہا کہ ماسکو کا حامی یہ ہیکر گروپ خود کو "(16) Noname057" کا نام دیتا ہے۔ اس گروپ نے اپنے ٹیلی گرام چینل پر سائبر حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ گروپ نے ظاہر کیا ہے کہ یہ کیف کی حمایت کا بدلہ ہے۔ فرانس نے حال ہی میں اس نوعیت کے کئی سائبر اٹیکس کا سامنا کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے ہیکرز نے پیرس کے ہوائی اڈوں کی ویب سائٹ میں خلل ڈالا اور جنرل ڈائریکٹوریٹ آف انٹرنل سیکیورٹی کی ویب سائٹ کو نشانہ بنایا۔ تھیلس گروپ جو ان کے رابطوں کا سراغ لگاتا ہے نے بتایا کہ ان دونوں حملوں کی ذمہ داری روس نواز ہیکرز کے ایک اور گروپ نے قبول کی تھی۔ "(16) Noname057" گروپ مارچ 2022 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ ہیکنگ گروپ روسی اور انگلش میں بات چیت کرتا ہے۔ اور یہ "سروس سے انکار" کے حملے کرتا ہے۔ روس کی یوکرین پر حملے کے بعد ماسکو نواز نئے ہیکرز گروپ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ گروپ روایتی ہیکرز کے برخلاف تاوان مانگے بغیر حملے کرتے ہیں۔

زندگی میں 96 لیٹر خون عطیہ کرنے والی 80 سالہ خاتون کا نام گنیز ورلڈ ریکارڈ میں

خون کا عطیہ کرنا انسانیت کے لیے کی جانے والی عظیم خدمات میں سے ایک ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں افراد ہر روز انسانی زندگیوں کو بچانے کے لیے خون کا عطیہ کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایک 80 سالہ کینیڈین خاتون کا تذکرہ بھی خبروں میں آرہا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں 96 لیٹر یعنی 203 یونٹ خون عطیہ کیا ہے۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق 80 سالہ جوزفین میچالُوک نامی خاتون نے اپنی زندگی میں اب تک 203 یونٹ خون کا عطیہ کیا ہے جس سے بے شمار افراد کی جان بچی ہے جو کہ ایک نیا ورلڈ ریکارڈ ہے۔ جوزفین گذشتہ چھ دہائیوں سے باقاعدگی سے خون کا عطیہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے 1965 میں 22 سال کی عمر سے خون کا عطیہ کرنا شروع کیا۔ جوزفین میچالُوک کے اس ورلڈ ریکارڈ کی سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر گنیز ورلڈ ریکارڈز نے تصدیق کر دی ہے۔ گنیز ورلڈ ریکارڈز نے اپنی ٹویٹ میں لکھا کہ 'جوزفین کو مبارک ہو جنہیں زندگی میں سب سے زیادہ خون عطیہ کرنے کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔' جوزفین میچالُوک نے بتایا کہ خون عطیہ کرنے کے بارے میں اُن کی بہن نے سب سے پہلے اُن سے بات کی۔ وہ کہتی ہیں کہ 'میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس کے ساتھ مل کر خون کا عطیہ کروں گی اور یہیں سے اس کا آغاز ہوا۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر خون ہے جو میں نے عطیہ کرنا ہے۔ میں اُن لوگوں کو عطیہ کرنا چاہتی ہوں جنہیں اِس کی ضرورت ہے۔' 80 سال کی عمر ہونے کے باوجود ورلڈ ریکارڈ ہولڈر جوزفین خون کا عطیہ کر رہی ہیں کیونکہ امریکہ میں خون عطیہ کرنے کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں ہے اور انسان جب تک صحت مند رہتا ہے تب تک خون دے سکتا ہے۔ وہ ابھی بھی ہر سال اوسط چار مرتبہ خون عطیہ کرتی ہیں۔ جوفین چاہتی ہیں کہ مزید لوگ اُن سے متاثر ہو کر خون کے عطیات کریں۔ 'میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں ریکارڈ بناؤں گی۔ میں اِس غرض سے عطیہ نہیں کرتی تھی اور میرا ارادہ ہے کہ میں مزید خون عطیہ کرتی رہوں گی۔' 80 سالہ خاتون کا بلڈ گروپ او پازیٹیو ہے جس کی ہسپتالوں میں بہت مانگ ہوتی ہے۔ امریکی ریڈ کراس کے مطابق امریکہ کی 37 فیصد آبادی کا بلڈ گروپ او پازیٹیو ہے۔ خیال رہے اس سے قبل خواتین میں یہ ریکارڈ انڈیا کی مادھورا اشوک کمار کے پاس تھا جنہوں نے اپنی زندگی میں 117 یونٹ خون عطیہ کیا ہے۔

مسجد حرام کی انتظامیہ کی طرف سے روزہ داروں میں سحر و افطار کے کھانے کی تقسیم

سعودی عرب میں حرمین کے امور کی انتظامیہ نے المسجد الحرام میں سحری اور افطاری کے دسترخوانوں پر آنے والے زائرین اور معتمرین کے درمیان کھانے کے پیکٹ تقسیم کا اہتمام کیا ہے۔ "عمومی صدارت برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی" نے "آمد سے حاصل کرنے تک" اور "اپنے معتمرین کی خدمت ہمارے لیے باعث فخر" کے نعرے کے تحت دنیا بھر سے آنے والے روزہ داروں میں خشک کھانا تقسیم کرنا شروع کر رکھا ہے۔ یہ پروگرام "رضا کارانہ" اقدام کے ایک حصے کے طور پر انجام دیا جا رہا ہے۔ "عمومی صدارت برائے امور مسجد حرام و مسجد نبوی" کے انڈر سیکرٹری جناب خالد بن فہد الشلوی نے بتایا کہ اس پروگرام میں "ایجنسی برائے سماجی، رضا کارانہ و انسانی خدمت" حصہ لیتی ہے اور سعودی حکمرانوں کی امنگوں کی ترجمانی کرتی ہے۔ شیخ ڈاکٹر عبد الرحمان السدیس کی مسلسل نگرانی اور ہدایات کے تحت حرمین شریفین کے زائرین کی خدمت کے لیے کام کرنے والے قومی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ مسجد حرام میں رضا کارانہ کاموں کی رابطہ کاری کے لیے جنرل ایڈمنسٹریشن کے ڈائریکٹر جنرل جناب عادل بن رجا اللہ الجہنی نے بتایا کہ ہم متعلقہ افراد کے ساتھ مشترکہ تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ متعلقہ سرکاری ایجنسیاں اور غیر منافع بخش شعبے کی ایجنسیاں مسجد حرام میں خیراتی میدان میں فراہم کی جانے والی خدمات کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے مل کر کام کر سکتے ہیں۔ عادل الجہنی نے مزید بتایا کہ ہم اپنی دانشمندانہ قیادت کی امنگوں کو حاصل کرنے کے لیے اپنے ملک کی روشن تصویر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سعودی رضا کاروں کے روشن چہروں کو دنیا کے سامنے عیاں کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے ہم رضا کارانہ کاموں کے کلچر کو فروغ دینے میں بھی اپنا حصہ بھی ڈالتے ہیں۔ المسجد الحرام میں ضیوف الرحمن کی خدمت کے لیے بہترین اشیا فراہم کی جاتی ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ
انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبیداللہ یاسر قاسمی، خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(آٹھویں اور آخری قسط)

بقیہ زندگی اور وفات

امام غزالی نے یہ زمانہ علمی و دینی اشتغال میں گزارا، ان میں اب تک طالب علمانہ روح تھی، وہ حدیث کی طرف ایسی توجہ نہیں کر سکے تھے، جیسی انہوں نے علوم عقلیہ اور بعض علوم نقلیہ کی طرف کی تھی، اس زمانہ میں ان کو اپنی اس کمی کو پورا کرنے کا خیال ہوا، چنانچہ ایک مشہور محدث حافظ عمر بن ابی الحسن الرواسی کو اپنے یہاں مہمان رکھ کر ان سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کا درس لیا اور اس کی سند حاصل کی، یہ اخیر زمانہ ان کا حدیث کے مطالعہ اور اشتغال میں گزرا، ابن عساکر کہتے ہیں:

و كانت خاتمة امره اقباله على حديث المصطفى صلى الله عليه وسلم و مجالسة اهله و مطالعة الصحيحين البخاري و مسلم الذين هما حجة الاسلام۔

ان کی زندگی کا آخری کام یہ تھا کہ وہ حدیثِ نبوی کی طرف پوری طرح متوجہ ہوئے، اور علماء حدیث کی ہم نشینی اختیار کی، اور صحیحین (بخاری و مسلم) کا مطالعہ شروع کیا جو اسلام میں سند کا درجہ رکھتی ہیں۔

انتقال سے ایک سال پہلے ۵۰۴ھ میں انہوں نے "المستصفیٰ" لکھی جو اصولِ فقہ کے ارکانِ ثلٰثہ میں شمار کی جاتی ہے اور علماء نے اس کے ساتھ بڑی اعتناء کی ہے، یہ ان کی آخری تصنیف ہے۔

امام غزالی نے طابران میں ۱۴ جمادی الاخریٰ ۵۰۵ھ کو ۵۵ سال کی عمر مین انتقال کیا اور یہ گنج گرانمایہ اسی خاک میں ودیعت ہوا۔ ابن جوزی نے ان کے انتقال کا واقعہ ان کے بھائی احمد غزالی کی روایت سے اس طرح بیان کیا ہے: "دو شنبہ کے دن وہ صبح کے وقت بستر خواب سے اٹھے، وضو کر کے نماز پڑھی، پھر کفن منگوایا اور آنکھوں سے لگا کر کہا" آقا کا حکم سر آنکھوں پر" یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی۔"

امام غزالی کی دو ممتاز خصوصیتیں

امام غزالی کی دو خصوصیتیں بڑی ممتاز ہیں، اخلاص، علوّ ہمت، ان کے اخلاص کا اعتراف موافق و مخالف سب کو ہے۔ اور وہ ان کی تصنیفات کے لفظ لفظ سے ٹپکتا ہے۔ شیخ الاسلام اب تیمیہ رحمہ اللہ اگرچہ ان کے ناقد ہیں اور ان کی بہت سی چیزوں سے ان کو اختلاف ہے، لیکن اس کے باوجود وہ ان کو کبار مخلصین میں شمار کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں کی تاثیر اور مقبولیت کی اصل وجہ ان کا یہی اخلاص ہے۔ اسی اخلاص نے ان سے اقلیم علم کی مسند شاہی ترک کروائی اور برسوں دشت و بیاباں کی خاک چھنوائی اور باوجود طلبی و اصرار کے بادشاہوں کے دربار اور اپنے وقت کے سب سے بڑے اعزاز سے روگرداں اور بے نیاز رکھا، انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ آخری چیز جو صدیقین کے قلب سے نکلتی ہے، وہ حبِّ جاہ ہے، ان کی آخری زندگی شہادت دیتی ہے کہ وہ اس مقام سے محروم نہیں رہے۔

علو ہمت ان کی زندگی کا طغرائے امتیاز ہے۔ انہوں نے علم و عمل کے دائرہ میں اپنے زمانہ کی سطح اور اپنے ہمعصروں کی کسی منزل پر قناعت نہیں کی۔ وہ علم و عمل کے جس ترقی یافتہ مقام پر پہنچے، ان کے کانوں میں یہی صدا آئی کہ: ع مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں علوم نقلیہ میں بھی وہ اپنے زمانہ اور اپنے معاصرین کی عام سطح سے بہت بلند ہیں۔ فقہ و اصول فقہ میں انہوں نے جو تصنیفات کیں، صدیوں تک علماء ان کی شرح و تحشیہ میں مشغول رہے، پھر اپنے زمانہ کے رواج اور علمائے نقلیات کے دستور کے خلاف انہوں نے علومِ عقلیہ کی طرف توجہ کی اور منطق و فلسفہ کا اس طرح مطالعہ کیا کہ بقول قاضی ابوبکر بن العربی فلسفہ کے جگر اور فلاسفہ کے شکم میں اتر گئے اور پھر ان کی تنقید و تردید میں ایسی کتابیں لکھیں، جن سے اس کی عمارت ایک صدی تک متزلزل رہی۔

عمل کے سلسہ میں اپنی ذہنی، علمی، اخلاقی اور روحانی ترقی و تکمیل کا انہوں نے کوئی گوشہ فروگزاشت نہیں کیا۔ علمی تبحّر اور جامعیت و کمال کے ساتھ اپنے وقت کے ایک مخلص و مبصر شیخ طریقت شیخ ابوعلی فارمدی (م ۴۷۷ھ) سے بیعت کی اور تصوف کی تعلیم حاصل کی، پھر اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر کے اس کے مقاصد و غایات کو پہونچے اور اذواق صحیحہ سے لذت آشنا ہوئے۔

اصلاح و انقلاب کے سلسلہ میں صرف تصنیف و تالیف پر اکتفا نہیں کی، بلکہ ایک نئی اسلامی سلطنت کی داغ بیل پڑھنے میں بھی ان کا ہاتھ ہے۔ مولانا شبلی لکھتے ہیں:

"امام صاحب کو ان باتوں پر تسلی نہ تھی، وہ دیکھتے تھے کہ موجودہ سلطنتوں کا سرے سے خمیر ہی بگڑ گیا ہے، اس لئے جب تک اسلامی اصول کے موافق ایک نئی سلطنت نہ قائم کی جائے، اصل مقصد نہیں حاصل ہو سکتا لیکن امام صاحب کو ریاضت، مجاہدہ اور مراقبہ سے اتنی فرصت نہ تھی کہ ایسے بڑے کام میں ہاتھ ڈال سکتے۔ اتفاق یہ کہ جب احیاء العلوم شائع ہوئی اور ۵۰۱ھ میں اسپین میں پہنچی تو علی بن یوسف بن تاشفین نے جو اسپین کا بادشاہ تھا، تعصب اور تنگ دلی سے اس کتاب کے جلانے کا حکم دیا اور نہایت بیدری سے اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ امام صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو سخت رنج ہوا۔ اسی اثنا میں اسپین سے ایک شخص امام صاحب کی خدمت میں تحصیل علم کے لیے آیا جس کا نام محمد بن عبداللہ تومرت تھا، یہ ایک نہایت معزز خاندان کا آدمی تھا اور اس کے آباو اجداد ہمیشہ سے آزادی پسند اور صاحب حوصلہ چلے آتے تھے امام صاحب کی خدمت مین رہ کر اس نے تمام علوم میں نہایت کمال پیدا کیا، اور اپنے ذاتی حوصلہ یا امام صاحب کی فیض صحبت سے یہ ارادہ کیا کہ اسپین میں علی بن یوسف کی سلطنت کو مٹا کر ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالے یہ خیال اس نے امام صاحب کے سامنے پیش کیا امام صاحب نے چونکہ خود ایک عادلانہ سلطنت کے خواہشمند تھے اس رائے کو پسند کیا لیکن پہلے یہ دریافت کیا کہ اس مہم کے انجام دینے کے اسباب بھی ہیں یا نہیں، محمد بن عبداللہ (1) نے اطمینان دلایا تو امام صاحب نے نہایت خوشی سے اجازت دی، علامہ ابن خلدون اس واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

وبقي فيما زعموا اباحامد الغزالي وفاوضه بذات صدره فاراده عليه لما كان فيه الاسلام يومئذ باقطار الارض من اختلال الدولة وتفويض اركان السلطان الجامع للامة المقيم للملة بعد ان سأله عمن له من العصابة والقبائل التي يكون بها الاعتزاز والمتعة

جیسا کہ لوگوں کو خیال ہے وہ ابو حامد غزالی سے ملا اور ان سے اپنے دلی خیالات کے متعلق مشورہ کیا، امام صاحب نے اس کی تائید کی کیونکہ اس زمانہ میں اسلام تمام دنیا میں ضعیف ہو رہا تھا، اور کوئی ایسا سلطان موجود نہ تھا، جو تمام امت کو فراہم کر سکے اور دین و اسلام کو قائم رکھے لیکن پہلے امام صاحب نے اس سے پوچھ لیا کہ تمہارے پاس اتنا سر و سامان اور جمیعت ہے یا نہیں جس سے قوت اور حفاظت ہو سکے۔

غرض محمد بن عبداللہ تومرت نے واپس جا کر امر بالمعروف کے شعار سے ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی، جو مدت تک قائم رہی، اور موحدین کے لقب سے پکاری جاتی تھی، علی بن یوسف کی حکومت میں جور و تعدی بہت پھیل گئی تھی، فوج کے لوگ علانیہ لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے تھے، اور عفت مآب خاتونوں کے ناموس کو برباد کرتے تھے، علی بن یوسف کے خاندان میں ایک مدت سے الٹا دستور چلا آتا تھا کہ مرد منھ پر نقاب ڈالتے تھے، اور عورتیں کھلے منہ پھرتی تھیں، اس لحاظ سے یہ لوگ "ملثمین" کہلاتے تھے، محمد بن تومرت نے اول اول انہی دونوں بدعتوں کے مٹانے پر کمر باندھی، اور رفتہ رفتہ اسی سلسلہ میں ملثمین کی حکومت برباد ہو کر ایک نئی سلطنت قائم ہو گئی محمد بن تومرت نے خود فرنروائی کا قصد نہیں کیا، بلکہ ایک لائق شخص کو جس کا نام عبدالمؤمن تھا تخت نشین کیا،

عبدالمؤمن اور اس کے خاندان نے جس طرز پر حکومت کی، وہ بلکل اس اصول کے موافق تھی، جو امام غزالی کی تمنا تھی، ابن خلدون کتاب ثالث" اخبار بربر" فصل ثالث میں عبدالمؤمن اور اس کی اولاد کے متعلق لکھتے ہیں:

ان کی حکومت کا یہ انداز تھا کہ علماء کی عزت کی جاتی تھی، اور تمام واقعات اور معاملات میں ان سے مشورہ لے کر کام کیا جاتا تھا، دادخواہوں کی فریاد سنی جاتی تھی، رعایا پر عمال ظلم کرتے تھے ان کو سزا دی جاتی تھی، ظالموں کا ہاتھ روک دیا گیا تھا، شاہی ایوانوں میں مسجد میں تعمیر کی گئی تھیں، تمام سرحدی ناکے جہاں یورپ کا ڈانڈا نہ تھا فوجی طاقت سے مضبوط کر دئے گئے تھے، اور غزوات و فتوحات کو روز افزوں ترقی تھی

امام غزالی کا عالم اسلام پر اثر

ان علمی و عملی کمالات، طاقتور اور جامع شخصیت کا یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے عالم اسلام پر بڑا گہرا اثر ڈالا۔ ان کی عہد آفریں تصنیفات اور مباحث نے علمی حلقوں میں ایک ذہنی تموج اور فکری حریت پیدا کر دی اور ان کو نئی غذا اور طاقت پہنچائی۔ اسلام کی جو چند شخصیتیں صدیوں تک عالم اسلام کے دل و دماغ پر اور اس کے علمی و فکری حلقوں پر حاوی رہی ہیں، ان میں سے ایک امام غزالی کی شخصیت بھی ہے۔ جن کی اثر آفرینی، علمی پایہ ان کی تصنیفات کی اہمیت اور تاثیر، مخالفت اور موافق سب کو تسلیم رہی ہے۔ صدہا انقلابات کے بعد ان کا نام اور کام آج بھی زندہ ہے۔ اور ان کی تصنیفات ایک بڑے حلقہ میں وقیع اور مقبول ہیں اور پڑھنے والوں کو آج بھی متاثر کرتی ہیں۔

عمومی دعوت وتذکیر کی ضرور و اصلاح عام اور بغداد کے داعی الی اللہ

امام غزالی کی موثر شخصیت ان کے علمی و اصلاحی کارناموں کی عظمت کے باوجود عمومی دعوت و تذکیر کی ضرورت باقی تھی۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد علمی شبہات اور خصوصی امراض کے بجائے عام اخلاقی کمزوریوں عملی کوتاہیوں اور غفلت اور جہالت کا شکار تھی۔ اور اس کا جلد مداوا ضروری تھا۔ اس لئے فوری طور پر ایک سحر بیان خطیب اور ایک ایسی بلند روحانی شخصیت کی ضرورت تھی، جس کا عوام سے زیادہ ربط ہو، اور جو اپنی دعوت و مواعظ، تزکیہ و اصلاح سے جمہور اہل اسلام میں دینی روح اور نئی ایمانی زندگی پیدا کر دے۔ مطلق العنان حکومت نے چار سو برس تک مسلمانوں کے اخلاق کو متاثر کیا تھا اور بڑی تعداد میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا تھا جس کا مقصد زندگی حصول دولت یا جاہ و عزت تھا اور جو اگرچہ اعتقادی طور پر خدا و آخرت کا منکر نہ تھا مگر عملاً خدا فراموش، آخرت سے غافل اور عیش میں مست تھا۔ عجمی تہذیب و معاشرت نے بھی اسلامی زندگی میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے اور عجمی عادات اور جاہلی رسوم جزو زندگی بن گئی تھیں۔ زندگی کا معیار بہت بلند ہو گیا تھا، سوسائٹی کے مطالبات بہت بڑھ گئے تھے۔ حکام رس، مزاج شناس، موقع پرست لوگوں کی ایک مستقل قوم پیدا ہو گئی تھی۔ متوسط طبقہ امراء کے نقش قدم پر تھا اور عوام اور محنت کش طبقہ کے اخلاق و عادات سے متاثر ہو رہے تھے، جن کو وسائل معیشت حاصل تھے، وہ غلط طریقہ پر ان کو استعمال کر رہے تھے۔ اور زندگی سے تمتع اور لطف اندوزی میں مصروف تھے، جو امیرانہ ٹھاٹ سے محروم تھے، وہ کوفت میں مبتلا تھے اور اپنے کو چوپایہ سے بدتر سمجھتے تھے۔ اہل دولت ایثار و ہمدرد اور جذبہ شکر سے خالی اور تنگ حال اور محنت کش، صبر و قناعت اور یقین و خود داری سے محروم ہوتے جا رہے تھے۔ اس طرح زندگی ایک بحرانی کیفیت میں مبتلا تھی۔ اس وقت ایک ایسی دعوت کی ضرورت تھی جو دنیا طلبی کے بحران کو کم کرے، ایمان کو بیدار کرے اور آخرت کے یقین کو ابھارے۔ خدا طلبی کا ذوق پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے سچی معرفت، اس کی بندگی اور رضامندی میں عالی ہمتی، اور بلند حوصلگی سے کام لے اور اس راستہ میں سبقت کرنے کی دعوت دے۔ توحید کامل کو واشگاف بیان کیا جائے۔ اہل دنیا اور ارباب دولت کی بے وقعتی اور اسباب کی کمزوری کو طاقت اور وضاحت سے بیان کیا جائے۔

داعی کی علمی صلاحیتیں

پانچویں صدی تاریخ اسلام میں علوم و فنون کی ترقی میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اس صدی میں دینی، عقلی اور ادبی علوم میں بڑے بڑے باکمال اور ائمہ فن پیدا ہوئے ہیں۔ اسی صدی کے آخر میں علامہ ابو اسحٰق شیرازی (م ۴۷۶ھ) اور امام غزالی (م ۵۰۵ھ) جیسے متبحر عالم اور صاحب فنون، ابوالوفاء ابن عقیل (م 513ھ) جیسے فقیہ اور نحوی، ابوالقاسم الحریری (م ۵۱۶ھ) جیسے نثار اور صاحب طرز نظر آتے ہیں۔ جنہوں نے صدیوں دماغوں اور نذاقوں پر حکومت کی ہے۔ اس مردم خیز عہد اور بغداد جیسی شاداب سرزمین میں وقیع دینی خدمت کے لئے اور ذہنوں اور طبیعتوں کا رخ موڑنے کے لئے اعلیٰ علمی صلاحیتوں اور جامع کمالات شخص کی ضرورت تھی، جو اس عصر کے تمام مروجہ علوم میں بلند پایہ رکھتا ہو، اور جس کی روحانی عظمت کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اس کے علم و فضیلت کی بھی تحقیر ممکن نہ ہو، اور اس زمانہ کی معیاری اور بلند زبان میں گفتگو کرتا ہو، اس کی مجلس میں ہر ذوق کے لوگوں کو حظ حاصل ہو، اور کوئی اس کو" عابدِ جاہل" یا" واعظِ بے علم" کہہ کر نظر انداز نہ کر سکے۔ پھر ضعیف الایمان لوگوں کو اس کی مجلس وعظ اور حلقۂ درس میں یقین کی قوت، ایمان کی حرارت، اہل شک و ارتیاب کو شرح صدر کی دولت مضطرب و بے چین طبیعتوں اور مجروح دلوں کو سکونِ قلب کی نعمت، حقائق و معارف کے طالبین و شائقین کو دقیق علوم اور لطیف مضامین کا خزانہ، بے عملوں اور افسردہ دلوں کو جذبات اور عمل کے محرکات اور قوتِ عمل حاصل ہو۔

بغداد کے دو داعی

اس پر از کمالات دور میں اللہ تعالیٰ نے دین کی دعوت اور مسلمانوں میں از سرِ نو ایمانی حرکت و حرارت اور توبہ و انابت کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے دو ہستیوں کو پیدا کیا جن کی ذات سے دین کو بڑی قوت حاصل ہوئی۔ ان میں سے ایک کا نام نامی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ ہے، دوسرے عبدالرحمٰن بن الجوزی ہیں۔ ذوق و رجحان طبع کے اختلاف کے باوجود دونوں نے اپنے زمانہ میں مسلمانوں کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ڈالا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دین کو ان سے بڑا نفع پہنچایا۔ اس میں بھی خدا کی بڑی حکمت تھی کہ بغداد ان کے قیام و دعوت کا مرکز تھا، جو عالم اسلام کا مرکزِ اعصاب اور اس کا علمی و سیاسی دارالسلطنت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کے لئے طویل عمر اور وسیع میدان بھی عطا فرمایا۔

مذہب حنبلی کے لئے یہ بڑی فخر کی بات ہے کہ دونوں صاحبوں کا تعلق اسی مذہب کی فقہ و اصول سے ہے۔

تاریخِ اندلس کا آخری باب

مولانا اسماعیل ریحان، استاذ تاریخ: جامعۃ الرشید کراچی

(تیسری اور آخری قسط)

رضا کاروں پر مشتمل مسلمانوں کی پیادہ فوج ناتجربہ کار تھی، وہ جوش وجذبے کے باوجود، عیسائیوں کا دباؤ برداشت نہ کرسکی اور جنگ کے قہرانگیز لمحات میں ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ یہ دیکھ کر سرکاری فوج بھی جم کر نہ لڑسکی۔ موسیٰ بن ابی الغسان آخری لمحے تک مجاہدین کو دوبارہ منظم کرکے قدم جمانے کی کوشش کرتا رہا تاہم یہ کوشش بے سود رہی اور نہایت غم وغصے اور صدمے کی حالت میں شہر کی طرف پلٹ گیا۔ اس ناکام معرکے کے بعد غرناطہ پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔

امرائے سلطنت کے اجلاس میں وزیر ابوالقاسم نے آگاہ کیا کہ ہماری گھڑسوار فوج کا بہترین حصہ کام آچکا ہے، دفاع کی امید ختم ہوچکی ہے، اناج ختم ہونے کو ہے اور کہیں سے کوئی کمک ملنے کا کوئی امکان نہیں۔ ان حالات میں تمام امراء نے اتفاق کیا کہ دشمن سے باعزت شرائط پر صلح کرلینی چاہیے۔ تاہم موسیٰ بن ابی الغسان نے بلند آواز سے اس رجحان کی مخالفت کی۔ اس نے گرج کر کہا: ”ابھی راستے بند نہیں ہوئے۔ ایک ایسا راستہ ہے جس سے کوئی کرشمہ دکھایا جاسکتا ہے۔ ہماری مایوسی نے ہمیں اس حال تک پہنچایا ہے۔ ہم عوام کو لڑنے مرنے پر آمادہ کریں گے، ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھمادیں گے، ہم آخری سانس اور آخری جان تک دشمن سے لڑیں گے۔ میں یہ گوارا نہیں کرسکتا کہ غرناطہ کو دشمن کے سامنے سرنگوں دیکھوں۔ مجھے اس پر فخر ہوگا کہ میری لاش ان لوگوں میں ملے جو غرناطہ کے دفاع میں قربان ہوگئے۔“

مگر اس بار موسیٰ بن ابی الغسان کی شعلہ نوائی، دربار کے ماحول میں کوئی تبدیلی نہ لاسکی۔ لوگ اس حالت سے گزر رہے تھے جس میں بہادروں کی للکار اور شعراء کے رجز کی جگہ بوڑھوں کی نصیحت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

صلح کے حامی امراء نے کہا: ”ہماری کمک و رسد بند ہے۔ اب موسم سرما شروع ہوگیا ہے۔ اس وقت دشمن نے اپنی فوج بکھیر دی ہے۔ ابھی اگر ہم مذاکرات کریں تو ہمارے تمام مطالبات مان لیے جائیں گے۔ اگر ہم نے دیر کی اور موسم بہار شروع ہوگیا تو تب تک حریف کا بکھرا ہوا لشکر دوبارہ جمع ہوجائے گا اور ہم مزید کمزور ہوچکے ہوں گے، ایسی حالت میں وہ ہمارے مطالبے نہیں مانے گا۔“

امراء نے باہم مشورے سے یہ طے کیا کہ چند بہترین سفارت کار فرڈی ننڈ سے صلح کی بات چیت شروع کریں۔ ذی الحجہ ۸۹۶ء (اکتوبر ۱۴۹۱ء) میں مذاکرات شروع ہوئے۔ مسلمانوں کے تمام مفادات کے مکمل تحفظ پر مبنی ایک معاہدہ طے پا گیا۔ اس میں کچھ خفیہ دفعات بھی تھیں جن میں ابوعبداللہ، اس کے امراء اور ان کے سب کے اہل وعیال کے لیے ممکنہ مراعات اور سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا تھا۔ صلح نامے کے اہم شرائط یہ تھیں:

☆امیر غریب، چھوٹے بڑے تمام مسلمانوں کو جان ومال کا بلاامتیاز تحفظ دیا جائے گا۔ ☆مسلمانوں کی اجتماعی املاک، اوقاف، مینار اور منابر کو تحفظ حاصل ہوگا۔ مساجد کی جائدادیں حسبِ سابق محفوظ ہوں گی۔ ان امور میں عیسائی مداخلت نہیں کریں گے۔ ☆مسلمانوں کے باہمی تنازعات کے فیصلے اسلامی قوانین کے مطابق کیے جائیں گے جس کے مجاز صرف مسلمان قاضی ہوں گے۔

☆مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

☆کسی مسلمان کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

☆مسلمانوں کو شاہی فوج میں شمولیت پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

☆مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذبح خانے الگ ہوں گے۔

☆فرڈی ننڈ اور ازابیلا مسلم اکثریتی علاقوں میں ایسے حکام تعینات کریں گے جو مسلمانوں سے عزت واحترام کے ساتھ پیش آئیں گے۔

یہ معاہدہ (۲۵ نومبر ۱۴۹۱ء) کو ہوا۔ اس میں ۶۷ شقیں تھیں۔ اس پر ابوعبداللہ، ابوالقاسم عبدالملک، فرڈی ننڈ، ازابیلا اور قسطالیہ کے کاتب فرنانڈو زافرا کے دستخط تھے۔ فرڈی ننڈ اور ازابیلا نے اپنے تمام بڑے امراء سمیت عہد کیا کہ اس معاہدے کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی، اس میں کبھی بھی کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی۔ {اس کی اصل اسپین کے ”سیمانکاز آرکائیو“ میں محفوظ ہے۔}

غرناطہ کے سفیر معاہدے کی دستاویز کو فرڈی ننڈ سے منظور کرانے کے بعد غرناطہ پہنچے۔ ایک بار پھر قصرِ الحمراء میں امرائے غرناطہ کا اجلاس ہوا۔ معاہدے کی دستاویز کو حتمی مان لیا گیا۔ صرف موسیٰ بن ابی الغسان نے اس کی مخالفت کی اور مستقبل کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا:

”نوحہ وزاری کا کام عورتوں اور بچوں کے لیے چھوڑ دو۔ ہم مرد ہیں۔ ہم آنسو نہیں خون بہانے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ حریت کی روح مرچکی ہے اور غرناطہ کو بچانا محال ہوگیا ہے۔ مگر ایک چیز باقی ہے جسے غیور انسان پسند کریں گے۔ وہ ہے عزت کی موت۔ ہم اپنی آزادی کی خاطر اور دشمن سے انتقام کے لیے کٹ مریں گے۔ فاتحین کے ہاتھوں ظلم کی زنجیریں پہننے سے کہیں بہتر ہے کہ مادرِ وطن ہمیں آزادی کے لیے لڑتا ہوا اپنی آغوش میں لے لے۔ اگر ہماری ہڈیوں کو ایک قبر کی پناہ نہ ملے تو بھی اس آسمان کا سایہ ان پر باقی رہے گا۔ اللہ نہ کرے کہ کل کوئی یہ کہے کہ غرناطہ کے شرفاء اپنے دفاع کے لیے مرمٹنے سے ڈرتے تھے۔“

ابوعبداللہ نے دربار پر نگاہ ڈالی سبھی کے چہروں پر مایوسی کھنڈی ہوئی تھی۔ اس کے منہ سے نکلا: ”اللہ اکبر!..... لاالہ الااللہ، محمد رسول اللہ..... اللہ کی تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔ یقیناً میں بدبخت ہوں..... یہ مملکت میرے ہاتھوں سرنگوں ہونی تھی۔“

موسیٰ بن ابی غسان نوشتۂ تقدیر پڑھ چکا تھا۔ اس نے آخری بار امرائے غرناطہ کو مخاطب کرکے واشگاف الفاظ میں کہا: ”اپنے آپ کو دھوکا مت دو۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ نصرانی معاہدے کی پاسداری کریں گے! شاہِ نصاریٰ کی شان وشوکت پر مت ریجھو! یہ لوگ ہمارے خون کے پیاسے ہیں۔ ہمیں خوف زدہ کرنے والی چیزوں میں موت سب سے آسان ہے۔ ہمارے سامنے ہے اپنے شہروں کی تباہی وبربادی، اپنی مساجد کی بے حرمتی، اپنے گھروں کی پامالی، اپنی عورتوں کی عصمت دری۔ ہمارے سامنے ہے کھلم کھلا ظلم اور پاگل پن کی حد تک تعصب۔ ہمارے سامنے ہیں کوڑے، طوق، بیڑیاں، جیل خانے، عقوبت خانے اور آگ کے الاؤ۔ بہت جلد ہم ان تمام مظالم کے لیے تختۂ مشق ہوں گے۔ جو بزدل لوگ آج ایک باعزت موت سے ڈر رہے ہیں وہ عن قریب یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ مگر میں ہرگز یہ نہیں دیکھوں گا۔“

موسیٰ بن ابی الغسان یہ کہہ کر تیزی سے دربار سے باہر نکل گیا۔ سب خاموشی سے اسے تکتے رہ گئے۔ موسیٰ نے سر سے پاؤں تک بھاری زرہ پہنی، اسلحہ لگایا، نیزہ تھام کر اپنے برق رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور غرناطہ سے باہر نکل گیا۔ اس کے بعد کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ تاریخی روایات بتاتی ہیں کہ اسی دن شہر سے باہر ایک زرہ پوش نے دریائے شنیل کے کنارے پہرہ دینے والے پندرہ نصرانیوں کی ایک ٹولی پر تن تنہا حملہ کردیا۔ اس نے نیزے کے پے درپے وار کرکے کئی نصرانیوں کو مار گرایا۔ جوابی حملے میں وہ خود بھی شدید زخمی ہوا مگر اسی طرح بے جگری سے لڑتا رہا۔ آخر اس کے گھوڑا کو ایک کاری زخمی لگا اور اس کے ساتھ وہ بھی زمین پر آگرا۔ نصرانیوں نے اسے زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر اس حالت میں بھی وہ گھٹنوں کے بل اٹھ کر خنجر چلاتا رہا اور جب لڑنے کی رمق ختم ہوگئی تو اس نے خود کو دریائے شنیل میں گرادیا۔ بھاری زرہ بکتر کی وجہ سے وہ تیر نہ سکا اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈوب گیا۔ اس کی لاش نہ مل سکی۔ قسطالیہ کے لشکر میں شامل بعض عربوں نے جنہیں جبراً عیسائی بنایا گیا تھا، مرے ہوئے گھوڑے کو دیکھ کر گواہی دی کہ یہ موسیٰ بن ابی الغسان کی سواری تھی۔

۲ ربیع الاول ۸۹۷ھ (۲ جنوری ۱۴۹۲ء) کو مؤذنوں نے آخری بار اندلس کے اس آخری آزاد شہر میں صدائے توحید ورسالت بلند کی۔ چند ساعت بعد وہاں غلامی کی اندھیری رات چھا گئی۔

ابوعبداللہ نے غرناطہ سے نکلتے ہوئے پلٹ کر آخری بار اس جنتِ ارضی کی طرف دیکھا۔ ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ پھوٹ کر رونے لگا۔ ملکہ عائشہ نے ڈانٹ کر کہا: ”جو بادشاہ مردوں کی طرح اپنے ملک کی حفاظت نہ کرسکے، اسے عورتوں کی طرح آنسو بہانا پڑتے ہیں۔“

علامہ ابویحییٰ ابن عاصم رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”جنۃ الرضیٰ فی التسلیم لما قدر اللہ تعالیٰ وقضیٰ“ میں اس سانحے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”نصرانیوں نے اندلس کے امراء کو مکروفریب کے ذریعے لڑوایا اور سازشوں کے ذریعے اس ملک کے محافظوں کو باہمی خونریزی کے فتنوں میں مبتلا کیا۔ جب تک مسلمان متحد تھے اور علماء متفق تھے، تب تک جنگ میں بھی کبھی مسلمان جیتتے کبھی نصرانی۔“

”مسلمانوں اور نصرانیوں کے درمیان صلح اور جنگ، لڑائیوں اور جنگ بندیوں کو ایک مدت گزر گئی۔ کفار کا مقصد صرف یہی تھا کہ وہ مسلمانوں سے فریب کرکے اور اپنے اندرونی عزائم کو چھپا کر یہاں سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹادیں۔ وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ وطن کا مستقبل بہتر بنانا، اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنا اور یہاں کے عام وخاص باشندوں کا خیال رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ دھوکے کی چال چل رہے تھے اور ملک پر قبضے اور اہلِ وطن کی ہلاکت کے درپے تھے۔ پس افسوس ہے ان ذہنوں پر جو اس ناممکن بات کو مان گئے اور اس جھوٹ پر یقین کر بیٹھے۔“

ابوعبداللہ جس کی عمر سقوطِ غرناطہ کے وقت تقریباً تیس سال تھی، تقریباً ایک سال تک البشرات کے قلعے اندرش میں رہائش پذیر رہا۔ رمضان ۸۹۸ھ (اپریل ۱۴۹۳ء) میں شاہِ قسطالیہ نے اسے اپنی تمام جاگیروں سے دست بردار ہوکر اندلس چھوڑنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ مراکش چلا گیا۔ جانے سے پہلے اس نے مراکش کے امیر محمد بن زکریا کو ایک مراسلہ لکھ کر پناہ کی درخواست کی جس کا حرف حرف، داستانِ عبرت ہے۔ وہ ایک خائن حکمران کے طور پر مشہور ہوچکا تھا، اس مراسلے میں وہ اپنے قصور کا اعتراف اور ساتھ ہی ملت فروشی کے الزام سے اپنی برأت ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”یاالٰہی! میں بری الذمہ نہیں کہ اپنا عذر پیش کروں، طاقت ور نہیں کہ بدلہ لے سکوں، ہاں مگر میں معافی کا طلب گار ہوں، استغفار کرتا ہوں۔ حالات نے جس شخص کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کردیا ہے، اس کی صفائی میں کم از کم اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے۔ جہاں تک تحقیقی بات کا سوال ہے تو میں وہی کہتا ہوں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا کہ اللہ کی قسم! اگر میں اس الزام سے برأت ظاہر کروں جو لوگ عائد کررہے ہیں تو آپ کبھی مجھ پر یقین نہیں کریں گے۔ پس مجھے پدرِ یوسف کی طرح یہی کہنا ہے کہ صبر جمیل بہتر ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود میں اپنے عیوب کا انکار نہیں کرتا بلکہ میں تو عیبوں سے بھرا ہوا ہوں۔ میں اپنے گناہوں کی تردید نہیں کرسکتا کہ میں تو معصیت کا پہاڑ ہوں۔ اپنی عاجزی وشکستگی، اپنی لغزشوں اور غلطیوں کا حال اللہ ہی سے کہتا ہوں..... ہم پر جھوٹی افواہوں سے سنگ باری کی گئی اور وہ الزامات لگائے گئے جو کفار پر بھی نہیں لگائے جاتے۔ اللہ ان لوگوں کو معاف کرے..... ہم جو چاہتے ہیں وہ ہمیشہ حاصل نہیں ہوتا، بہت مرتبہ ہم اس سے عاجز رہ جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر شے تقدیر میں لکھی ہے یہاں تک کہ آدمی کا ہوشیار یا احمق ہونا بھی۔“ {نفح الطیب: ج ۴ ص ۵۴۰ تا ۵۴۴}

ابوعبداللہ نے اپنے اہل وعیال سمیت سمندر عبور کرکے مراکش کے شہر فاس میں پناہ لی۔ امیر محمد بن زکریا نے اسے رہنے کے لیے ایک قطعۂ زمین دے دیا۔ تاہم حسرت ویاس نے کبھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا اور گمنامی کے طویل ایام گزار کر وہ ۹۴۰ھ میں فوت ہوگیا۔ اس کی عمر لگ بھگ ۷۵ سال ہوئی۔ اس کے دو بیٹوں یوسف اور احمد سے اس کی نسل چلتی رہی مگر اقبال مندی اس خاندان کا ساتھ چھوڑ چکی تھی، یہ لوگ افریقہ میں نہایت غربت وعسرت کی زندگی بسر کرتے رہے۔

غرناطہ کے سقوط کے بعد اندلس میں ایک چپہ زمین بھی مسلمانوں کے قبضے میں نہ رہی۔ متعصب پادری اس ملک سے مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹادینا چاہتے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مسلمانوں کے لیے دو ہی راستے ہونے چاہییں۔ وہ اندلس چھوڑ دیں یا عیسائی بن کر رہیں۔ اندلس کے علماء اور ادباء وشعراء نے نظم ونثر میں کئی مراسلے لکھ کر نہایت رازداری کے ساتھ قسطنطنیہ، قاہرہ اور دوسرے طاقتور مسلمان حکمرانوں تک اپنی داستان الم پہنچائی۔ ایک مسلمان نے اپنے منظوم مراسلے میں مسلم حکمرانوں کو کہا:

”جب ہم ان کی ماتحتی میں آئے..... تو عہد شکنی کے ساتھ ان کی دھوکہ دہی ظاہر ہوگئی

انہوں نے ہم سے کیے گئے تمام وعدوں میں خیانت کی ..... ہمیں زبردستی مجبور کرکے نصرانی بنادیا گیا

ہماری ہر دینی کتاب کو نہایت حقارت کے ساتھ آگ میں پھینک دیا گیا

کسی مسلمان کے پاس کوئی کتاب تو کیا کوئی قرآن مجید کا نسخہ تک نہ رہا جسے وہ تلاوت کرتا

کسی کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے کی انہیں اطلاع ہوجاتی تو اسے بہرحال آگ میں پھینک دیتے

ہم میں سے جو بھی ان کے کفریہ مرکز (چرچ) نہ جائے، اسے بدترین سزا دی جاتی ہے

اسے منہ پر طمانچے مارے جاتے ہیں، مال چھین لیا جاتا ہے، اور جیل میں ڈال دیا جاتا ہے

رمضان میں وہ ہمیں بار بار کھانے پر مجبور کرکے ہمارے روزے فاسد کرتے ہیں۔

ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے نبی کو گالی دیں۔ اور کبھی اچھی یا بری حالت میں انہیں یاد نہ کریں

انہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو نعت پڑھتے دیکھا تو انہیں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا

انہوں نے ہمارے نام تک بدل ڈالے جبکہ ہم نے ایسا چاہا نہ ہم اس پر راضی تھے۔

آہ! دین اسلام کی جگہ رومی کتوں کا دین آگیا جو بدترین لوگ ہیں۔

آہ! وہ مینار جہاں اب کلمہ شہادت کی جگہ بگل بجائے جاتے ہیں۔

آہ وہ خوبصورت شہر جہاں کفر کی مہیب ترین ظلمت چھا گئی ہے۔

ہم غلام ہیں، قیدی نہیں کہ کوئی فدیہ دے کر چھڑالے۔

ہم ایسے مسلمان بھی نہیں جو کلمہ شہادت پڑھ سکیں۔

اگر آپ کی آنکھیں ہمارا حال دیکھ لیں تو آپ کے آنسو بہہ پڑیں گے

ہائے یہ کیسی تباہی اور کیسی مصیبت ہے۔ ذلت کا کیسا لبادہ ہے جس میں ہم لپٹے ہوئے ہیں۔

سقوطِ اندلس کے اس آخری باب کا حرف حرف عبرت ہے۔ جو قومیں اپنی آزادی کی حفاظت کرنا نہیں جانتیں، اور باہمی سر پھٹول کرکے اس نعمت کا مذاق اڑاتی ہیں، ان کی نسلیں غلام بن جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کر یہ نعمت حاصل کی تھی۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہمارے بڑوں نے جان پر کھیل کر اس آزادی کی حفاظت کی تھی۔ آئیے عہد کریں کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھیں گے۔ انتشار وافتراق پھیلانے والی کسی شیطانی سازش کے آلہ کار نہیں بنیں گے اور آخری سانس تک اس نعمت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔